| جلد ۲۰ | مطابق ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۵۱ھ | یوم شنبہ | مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۳ء | نمبر ۱۲۱ |
| --- | --- | --- | --- | --- |



## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۹-اپریل بوقت ۷ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو بروز جمعہ بعد دوپہر بخار ہو گیا۔ اور تمام جسم اور گلے میں درد کی شکایت رہی۔ بروز ہفتہ بخار کم رہا۔ مگر آج پھر بخار کی شکایت ہو گئی ہے۔ بخار [illegible] کے رنگ میں آتا ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ‹›

مدرسہ احمدیہ سالانہ امتحانات کے بعد ۸-اپریل سے کھل گیا ہے ‹›

۷-اپریل مارننگ سپورٹ کلب نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں سالانہ ڈنر دیا۔ جس میں کلب کے بہت سے ممبروں کے علاوہ کچھ اور اصحاب بھی شریک ہوئے۔ ڈنر کے بعد صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایڈریس پڑھا حضرت مولوی

## ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

### الہام اور وحی روح کی غذا ہے

(فرمودہ ۱۱ اپریل ۱۹۰۳ء)

"اگر خدا تعالیٰ نے اس امت کو اس شرف سے محروم ہی رکھنا تھا۔ تو یہ دعا ہی کیوں سکھائی۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اس دعا سے تو صاف نکلتا ہے۔ کہ یا الٰہی ہمیں پہلے منعم علیہم لوگوں کی راہ پر چلا۔ اور جو ان کو انعامات ملے۔ ہمیں بھی وہ انعامات عطا فرما۔ انعمت علیھم کون تھے۔ خدا نے خود ہی فرما دیا ہے۔ کہ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح لوگ تھے۔ اور ان کا بڑا انعام یہی الہام اور وحی کا نزول تھا۔ بھلا اگر خدا نے اس دعا کا سچا نتیجہ جو ہے۔ اس سے محروم ہی رکھنا تھا۔ تو پھر کیوں ایسی دعا سکھائی۔ ہمیں تعجب آتا ہے۔ کہ ان لوگوں کو کیا ہو گیا۔ یہی تو ایک چیز تھی۔ جو نہایت نازک اور مومن کی غذا تھی۔ جو انسان اس کے حصول کا پیاسا نہیں۔ ممکن نہیں۔ کہ اس کے اندر پاک تبدیلی آسکے۔ اور جب تک انسان اس طرح خدا کا چہرہ نہ دیکھے۔ اور اس کی سریلی آواز سے بہرہ ور نہ ہو تب تک ممکن نہیں۔ کہ گناہ کی زہر سے بچ سکے۔ خیر خود تو محروم اور بے نصیب تھے ہی۔ مگر دوسروں کو جو اس قسم کے خیال رکھیں۔ کہ خدا کسی سے ہمکلام ہو سکتا ہے کافر جانتے ہیں۔ وہ تو دوسروں کو کافر کہتے ہیں۔ مگر ہمیں خود ان کے ایمان کا خطرہ ہے۔ کہ ان کا ایمان ہی کیا ہے جو اس نعمت عظمیٰ سے محروم ہیں۔ اور خدا کے حضور وہ دعا کے واسطے ہاتھ ہی کس طرح اٹھا سکتے ہیں" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

# اخبار احمدیہ

## حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی دُعا کا معجزانہ اثر

عاجز سات ماہ سے ایک متعصب غیر احمدی افسر کی رپورٹ پر معطل اور سکول بورڈ کی تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ پر موقوف کر دیا گیا تھا۔ کارپوریشن میں اپیل کی گئی۔ بعض غیر احمدی مسلمانوں نے ہر ایک مسلم ممبر کو عاجز کا احمدی ہونا جتلا کر مخالفت پر آمادہ کیا۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی معجزانہ دُعاؤں کے طفیل مولےٰ کریم نے ہندو۔ عیسائی۔ پارسی۔ سکھ ممبروں کو عاجز کے حق میں زبردست تقریریں کرنے کی توفیق دی۔ چنانچہ دوبارہ تحقیقاتی کمیٹی بنانے کی تجویز پاس ہو گئی۔ کمیٹی نے بعد تحقیقات کاملہ عاجز کو بحال کرنے کی سفارش کی۔ مگر دو سال تک ترقی بند کر دی۔ ۱۷ مارچ یہ رپورٹ پیش ہوئی۔ اور ترقی بند کرنے کی شرط کو بھی اڑا دیا گیا اور عرصہ معطلی کی سالم تنخواہ دینے کی منظوری دی۔ میں اسے فتح احمدیت کا ایک نشان قرار دیتا ہوں :- خاکسار عبد الغفور خاں احمدی۔ از کراچی ؛

### فروخت کتب خانہ

حضرت خلیفۃ المسیح نے منشی احمد دین صاحب کی کتابوں کی خریداری کی سفارش جلسہ سالانہ میں کی تھی۔ منشی صاحب کے پاس کتب سلسلہ کے علاوہ اخباروں کے پورے فائل اور لغت اور اردو۔ فارسی لٹریچر کی کتابیں قدر کتابیں ہیں۔ ناظرین ان سے خط و کتابت کر کے منگوائیں۔ پتہ یہ ہے نیا محلہ لدھیانہ۔ مفتی محمد صادق۔ ناظر امور عامہ۔

### درخواست ہائے دُعا

۱۔ احباب دُعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ میری مدد فرمائے۔ اور میرے کاروبار میں برکت دے۔ خاکسار احمد دین خان سوپ ایجنٹ۔ قادیان

۲۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب علی گڑھ میں طبیہ کلاس کا امتحان دینے والے ہیں۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا فرمائیں :- خاکسار محمد بشیر از انبالہ شہر ؛

### ولادت

۱۔ خاکسار کے ہاں خدائے تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۲۹ مارچ ۱۹۳۳ء کو چوتھا فرزند عطا فرمایا۔ احباب درازیٔ عمر اور سعادت دارین کی دُعا کریں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رشید احمد نام رکھا ہے۔ خاکسار نصر اللہ خاں از قادیان ؛

۲۔ خاکسار کے ہاں ۲ اپریل ۱۹۳۳ء لڑکا پیدا ہوا۔ احباب دُعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ اسے خادم دین بنائے۔ اور عمر دراز عطا کرے۔ خاکسار محمود ... کاتب ... قادیان۔

# احمدیہ مشن لنڈن میں عید کے موقعہ پر شاندار اجتماع

## مسجد احمدیہ میں خطبہ عید اور نمازیں

## معززین انگلستان کی تشریف آوری

## مسلمانان ہند کے مستقبل پر تقریریں

مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ ایم۔ اے مبلغ اسلام لنڈن سے ۸ اپریل کو بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں :-

نماز عید میں تقریباً پچاس اصحاب شامل ہوئے۔ حج کے موضوع پر میں نے خطبہ پڑھا جس میں قربانی کی فلاسفی بالوضاحت بیان کی گئی۔ اسلام کے عالمگیر ہونے پر خاص زور دیا گیا۔ لنچ نہایت عمدہ ہوا۔ ظہر و عصر کی نمازیں مسجد میں ادا کی گئیں۔ مدعوین میں لارڈ لی۔ وائیکونٹ و وائیکونٹس آسٹر سر ڈینیسن۔ لیڈی راس۔ سر میکلیگن۔ مسٹر لینز بے۔ ہائی کمشنر۔ ٹریڈ کمشنر۔ مہاراجہ صاحب بردوان۔ سر ہربرٹ کک سٹنفورڈ۔ سر ڈیوڈ میوز۔ سر گلینسی۔ چھ ممبران پارلیمنٹ۔ حجاز۔ سپین۔ سوئٹزرلینڈ۔ پرتگال۔ اور پولینڈ کے سفرا بھی موجود تھے۔ ان کے علاوہ مسٹر چاڈوک جیسے تاجر اور مختلف سوسائٹیوں کے سکرٹری بھی شامل ہوئے۔ استقبال چار بجے ختم ہوا ؛

مولانا محمد یار صاحب عارف نے تلاوت کی۔ مسٹر جناح نے اہل ہند کے مستقبل پر تقریر کی اور وائٹ پیپر کو ناقابل عمل بتایا۔ سر سٹوارٹ سینڈیمن نے مسلمانوں کے مطالبات کی تائید کی۔ مگر کہا۔ کہ وائٹ پیپر بہت دُور نکل گیا ہے۔ اور اندھیرے میں چھلانگ کے مترادف ہے۔

میں نے آخر میں سب کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا۔ کہ ہندوستانیوں کا مستقبل برطانیہ کے مستقبل کے ساتھ گہرا تعلق رکھتا ہے۔ ہم اگر ترقی کریں گے۔ تو اکٹھے۔ اور گریں گے۔ تو اکٹھے۔ اور ایک مسرت آمیز مستقبل کی توقع کا اظہار کیا۔ تقریباً دو سو مہمان موجود تھے۔ جگہ بالکل تنگ تھی۔ مختلف سوسائٹیوں کے سکرٹریوں نے لیکچروں کی درخواست کی۔ اور معزز اصحاب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے متعلق دریافت کیا اور سلام عرض کیا کئی لوگ بعد میں ٹھہر گئے۔ اور جدا ہوتے وقت تقریر کی کامیابی پر مبارکباد دی ؛

## قربانی کی کھالوں اور عید فنڈ کی رقم جلد بھجوائیں

بفضل تعالیٰ عید اور قربانی کے دن گزر چکے ہیں۔ اس موقعہ پر جس قدر قربانیاں کی گئیں۔ ان کی کھالیں۔ جو سکرٹریان مقامی جماعت نے فراہم کیں۔ انہیں جلد فروخت کر کے ان کی قیمت اور عید فنڈ بہت جلد دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ میں بھجوا دیں۔ اور جو احباب انفرادی طور پر کہیں رہتے ہوں۔ اور ان کے چندہ وغیرہ کا تعلق کسی مقامی جماعت سے نہ ہو۔ بلکہ براہ راست مرکز سے ہو۔ ان کو بھی چاہئے کہ کھالوں کی قیمت اور عید فنڈ کے لئے بطور شکرانہ کچھ رقم قادیان بھجوائیں سکرٹریان صیغہ مال کو چاہیئے۔ کہ رقوم کھال اور عید فنڈ کی تفصیل ساتھ دیں۔ ناظر بیت المال۔ قادیان ؛

## موصیوں کیلئے ضروری اعلان

چونکہ مجلس مشاورت قریب آ گئی ہے۔ موصیان حصہ آمد توجہ فرما کر اپنی جماعت کے نمائندہ کے ذریعہ حصہ آمد کا بقایا آخیر مارچ ۱۹۳۳ء تک فوراً ارسال فرمائیں۔ یا بذریعہ ڈاک بھیجدیں۔ مجلس مشاورت کے ایام میں دفتر بہشتی مقبرہ صبح سات بجے سے کھلا رہے گا۔ نمائندگان اپنی اپنی جماعت کے موصیان کا حساب دیکھ سکتے ہیں۔ دفتر محاسب اور دفتر نظارت بیت المال بھی صبح ۸ بجے سے کھلا ہو گا۔ بقایا حصہ آمد اور شرط اول۔ اعلان وصایا جو بھی باقی ہو۔ دفتر محاسب میں ہی جمع کرا سکتے ہیں۔ اور دفتر بہشتی مقبرہ میں بھی۔ امراء اور سکرٹری صاحبان اس اعلان کو اپنی جماعت میں سنائیں۔ اور موصیان سے بقایا وصول کر کے نمائندہ جماعت کے ... قادیان ؛

الفضل بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۲۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۱ اپریل ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

# جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام ساری دُنیا میں پھیلے گا

## اسلام کے متعلق برنارڈ شا کے خیالات

اسلام کے دین فطرت اور ہر لحاظ سے مکمل مذہب ہونے کا یہ بھی ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔ کہ غیر مذاہب کے وُہ لوگ جو اسلام کے متعلق ضد و تعصب سے علیٰحدہ ہو کر غور کرتے اور اس کے اصول و ضوابط کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ اعتراف کرنے کے لئے اپنے آپ کو مجبور پاتے ہیں۔ کہ صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو صحیح معنوں میں عالمگیر مذہب کہلا سکتا۔ اور جو ساری دُنیا کے لئے قابل قبول ہے۔

### برنارڈ شا کی ایک نامہ نگار سے گفتگو

برنارڈ شا جو آج کل علمی دُنیا میں بہت بڑی شہرت رکھتے۔ اور ایک اعلےٰ پایہ کے مصنف سمجھے جاتے ہیں۔ عیسائی ہوتے ہُوئے کئی بار اسلام کی خوبیوں اور اس کے عالمگیر اصول کا اعتراف کر چکے ہیں۔ حال میں سنگاپور کے ایک عربی اخبار "الہدیٰ" کے نامہ نگار نے اسلام کے متعلق ان کے خیالات معلوم کرنے کے لئے ان سے گفتگو کی۔ ملاقات چونکہ ایسی حالت میں ہوئی تھی۔ جبکہ برنارڈ شا نے تمام اخبار نویسوں کے بائیکاٹ کا اعلان کر رکھا تھا۔ اس لئے بہت مختصر تھی۔ تاہم جو گفتگو ہوئی۔ وُہ جہاں اسلام کی برتری۔ اور فضیلت کا اظہار کرتی ہے۔ وہاں مسلمانوں کے لئے تازیانۂ عبرت بھی ہے۔

### شریفوں کا مذہب

برنارڈ شا نے اس سوال کے جواب میں۔ کہ آپ نے اپنے مضامین میں اسلام کی تعریف کی ہے آپ واقعی طور پر اسلام کو کیا سمجھتے ہیں۔ کہا:۔

"اسلام آزادی۔ ذہنی حریت۔ تجارت، صنعت و رفت کا دین ہے۔ مزید برآں اسلام شرفا کا مذہب ہے"۔

ایسی صورت میں جبکہ عیسائی مصنفین تعصب سے اندھے ہو کر اسلام کے خلاف ہر قسم کے اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ اور تمام عیسائی مشنریوں کی یہ کوشش ہوتی ہے۔ کہ ہر پہلو سے اسلام کے متعلق نفرت و حقارت پیدا کریں۔ ایک بہت بڑے عیسائی مصنف کا یہ اقرار کہ اسلام آزادی۔ ذہنی حریت اور دنیوی کامیابی کا مذہب ہے۔ اور خاص طور پر یہ اقرار۔ کہ "اسلام شرفا کا مذہب ہے"۔ کوئی معمولی بات نہیں۔ اگر برنارڈ شا کو اسلام کی تعلیم میں یہ باتیں نظر نہ آتیں۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ وُہ ان کا اعلان کرتے۔ وُہ ان تحریروں سے ہرگز ناواقف نہیں ہو سکتے جو اسلام کے خلاف غیر مسلموں۔ اور خاص کر عیسائی مصنفین نے لکھیں اور جن میں سر توڑ کوشش کی گئی ہے۔ کہ اسلام کی ہر بات کو بری شکل میں پیش کیا جائے۔ وُہ ان خیالات سے بھی یقیناً آگاہ ہونگے جو عام طور پر یورپین لوگوں میں اسلام کے متعلق پائے جاتے ہیں انہیں اس بات کا بھی پورا پورا علم ہے۔ کہ عیسائی دُنیا اسلام پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے لاکھوں انسانوں اور کروڑوں روپیہ کے ساتھ جدوجہد کر رہی ہے۔ باوجود اس کے انہوں نے صاف طور پر کہدیا۔ کہ اسلام میں وُہ تمام خوبیاں موجود ہیں۔ جو ایک کامل مذہب میں ہونی چاہئیں۔ اور اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو اپنے پیرووں کو انسانیت کے اعلےٰ رُتبہ یعنی شرافت پر پہنچا سکتا ہے۔

### مسلمان کہاں موجود ہیں

اس اعتراف کی اہمیت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب یہ دیکھا جائے۔ کہ برنارڈ شا نے موجودہ زمانہ کے عام مسلمانوں کی مذہبی حالت کو پیش نظر رکھتے ہُوئے یہ کہا ہے۔ چنانچہ جب ان سے پوچھا گیا۔ کہ "کیا آپ سمجھتے ہیں۔ اسلام دُنیا میں پھیل جائے گا"۔ تو انہوں نے یہ کہتے ہُوئے۔ کہ "یہ ضروری ہے کہ اسلام کے ماننے والوں کی تعداد تمام غیر مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائے گی"۔ اسلام کی ترقی میں حائل ہونے والی ایک بات کا ذکر کیا۔ اور وُہ یہ کہ

"اسلام ایک الگ چیز ہے۔ اور مسلمان الگ چیز ہیں۔ اسلام اچھا ہے۔ مگر مسلمان کہاں موجود ہیں؟"

گویا دُنیا میں اسلام کے پھیلنے میں اگر کوئی چیز روک بن سکتی ہے۔ تو وُہ موجودہ زمانہ کے وُہ لوگ ہیں۔ جو کہلاتے تو مسلمان ہیں۔ لیکن ان کا اسلام کی تعلیم پر عمل نہیں۔ عملی لحاظ سے وُہ علیٰحدگی اختیار کر چکے ہیں۔ وُہ الگ چیز ہیں۔ اور اسلام الگ چیز ورنہ اسلام اپنی خوبیوں۔ اور اپنی برکات کے لحاظ سے اس قابل ہے۔ کہ ساری دُنیا اسے قبول کر لے۔ اور اسلام کے ماننے والوں کی تعداد تمام غیر مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائے۔

### اسلام کی حقیقی شکل

اس سے ظاہر ہے۔ کہ برنارڈ شا نے اسلام کو اس کی حقیقی شکل ہی میں دیکھنے کی کوشش کی ہے۔ اور وُہ ان لوگوں میں سے نہیں۔ جو اسلام کی خوبیوں کا اندازہ موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت سے لگاتے۔ اور اس طرح اسلام کے متعلق دُنیا کو بہت بڑے مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسلام ان لوگوں کے اعمال کا نام نہیں۔ جو کہلاتے مسلمان ہوں۔ لیکن اسلام کی تعلیم پر عمل نہ کرتے ہوں۔ بلکہ اسلام ان احکام اور ہدایات کا نام ہے جو خدا تعالےٰ کی طرف سے قرآن کریم کی شکل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہُوئیں۔ اور جن کی تشریح و توضیح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے دُنیا کے سامنے پیش کی اس صورت میں ہر وُہ شخص جسے اسلام کو اس کی حقیقی اور اصلی شکل میں دیکھنے کی خواہش ہو۔ اسے اسلام کی تعلیم کو دیکھنا چاہئے اور ان لوگوں کو جو اس تعلیم پر چلتے ہوں۔ نہ کہ ان کے افعال اور اعمال کو۔ جو اپنی بدقسمتی سے اسلام سے کوسوں دُور ہو چکے ہوں۔ اور جو شخص بھی یہ طریق اختیار کرے گا۔ اسے برنارڈ شا کی طرح اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ اسلام ایک الگ چیز ہے۔ اور موجودہ زمانہ کے عام مسلمان الگ چیز ہیں۔ اسلام اچھا ہے۔ مگر عمل نہ کرنے والے اور نام کے مسلمان مسلمان نہیں۔

### مسیحیت قطعاً اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی

برنارڈ شا نے اسلام کی حقانیت کا اسی حد تک اعتراف نہیں کیا بلکہ اس سوال پر کہ "کیا آپ کے خیال میں اجتماعی نقطۂ نگاہ سے مسیحیت اسلام کا مقابلہ کر سکتی ہے؟ یہاں تک کہہ دیا۔ کہ "مسیحیت قطعاً اسلام کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ میرے خیال میں کسی مذہب کا بھی اجتماعی نظام اتنا مکمل نہیں۔ جتنا اسلام کا۔ برک نے جب وارن ہیسٹنگز پر الزام لگایا تھا۔ تو مجھ سے پہلے یہ حقیقت ظاہر کر دی تھی"۔

اس طرح تمام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی برتری

اور فضیلت کا اقرار کر کے ظاہر کر دیا۔ کہ اسلام نہ صرف ذاتی طور پر خوبیاں رکھتا ہے۔ بلکہ تمام دُوسرے مذاہب کے مقابلہ میں بھی اس میں وُہ باتیں پائی جاتی ہیں۔ جو کسی اور مذہب کو حاصل نہیں ہیں ؛

## اسلام کا اثر اہل مغرب پر

اسلام کے متعلق اگرچہ یہ ایک شخص کا اعتراف ہے لیکن وُہ اپنی قابلیت۔ اپنے اثر۔ اپنے رسُوخ۔ اور اپنے وسیع معلومات کی وجہ سے جو درجہ رکھتا ہے۔ اور اس کے خیالات کو مغرب میں جو قبولیت حاصل ہے۔ اسے پیش نظر رکھتے ہُوئے کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کے اعلےٰ اور اہل علم طبقہ میں اسلام گھر کر چکا ہے۔ اور اسلام کے متعلق وُہ غلط فہمیاں جو پھیلائی جاتی رہی ہیں۔ دور ہو رہی ہیں ؛

## کیا مسلمان اسلام کے لئے بیدار ہو رہے ہیں

اسلام کی خوبیوں کا اس درجہ معترف ہونے اور یہ خیال کرنے کے باوجود کہ "اسلام کے ماننے والوں کی تعداد تمام غیر مذاہب کے ماننے والوں سے زیادہ ہو جائے گی" جو بات اسلام کی ترقی میں حائل بتائی ہے۔ وُہ یہ ہے۔ کہ "مسلمان کہاں موجود ہیں" یعنی موجودہ زمانہ کے مسلمان جب خود اسلام کی تعلیم سے بے بہرہ اور اشاعت اسلام سے غافل ہیں۔ تو دیگر مذاہب کے لوگوں تک اسلام کیونکر پہونچ سکتا ہے۔ اور وُہ کس طرح اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ عام مسلمانوں کی اس حالت کا انکار نہ تو اس "نامہ نگار" سے ہو سکا۔ جس نے برنارڈ شا سے گفتگو کی اور نہ اس وقت تک کسی اور مسلمان اخبار کو اس کی جُرأت ہوئی اور ہو بھی کیونکر سکتی تھی۔ جب کہ یہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ البتہ نامہ نگار نے اتنا ضرور کہا۔ کہ "اب قرائن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسلمان بیدار ہونے لگے ہیں۔ اور جب برنارڈ شا نے پوچھا۔ کہ یہ کہاں کا واقعہ ہے۔ تو اس نے عربی ممالک کا حوالہ دیا۔ اس پر انہوں نے کہا۔ "ان کی تحریک قومی ہے۔ نہ کہ اسلامی۔ اسلام اسی وقت بیدار ہو گا جب مسلمان صرف اسلام کی بنیادوں پر جدوجہد کریں گے"

## یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام

بات چونکہ نہایت معقول تھی۔ نامہ نگار کو فوراً اپنے دعوےٰ کی غلطی محسوس ہو گئی۔ اور اس نے اسے ترک کر کے اسلام کی بیداری کے ثبوت میں یہ امر پیش کیا۔ کہ

"یورپ اور امریکہ میں مُسلمان مبلغ اشاعت اسلام کر رہے ہیں"

اور ان کے متعلق برنارڈ شا کی رائے دریافت کی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا :-

"بے شک یہ مسلمان مبلغ ہمدردی کے مستحق ہیں لیکن مجھے یقین نہیں۔ کہ مسلمان عیسائیوں کی طرح وسیع پیمانہ پر تبلیغ کر سکیں گے۔ مسلمانوں کی کوئی ایک تبلیغی انجمن بھی کسی معمولی مسیحی انجمن کی برابری نہیں کر سکتی"

اس جواب سے ظاہر ہے۔ کہ برنارڈ شا کے نزدیک اسلام کی ترقی اور بیدار ہونے کا یہی طریق ہے۔ جو یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کرنے والے مسلمان مبلغین نے اختیار کر رکھا ہے۔ اور وُہ صرف اسلام کی بنیادوں پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ اس سے انہیں اگرچہ اپنے اس سوال کا جواب تو مل گیا۔ کہ وُہ "مسلمان کہاں موجود ہیں" جو دُنیا میں اشاعت اسلام کر رہے ہوں۔ البتہ انہیں یہ یقین نہیں۔ کہ یورپ اور امریکہ میں تبلیغ کرنے والے مُسلمان عیسائیوں کی طرح وسیع پیمانہ پر تبلیغ کر سکیں گے۔ کیونکہ مُسلمانوں کی کوئی ایک تبلیغی انجمن بھی کسی معمولی مسیحی انجمن کی برابری نہیں کر سکتی ؛

## ساری دُنیا میں اسلام کے پھیلنے کے سامان

ایک ایسا شخص جس کی نظر مادیات تک محدود ہو۔ اور جو ترقی کا انحصار ظاہری سامانوں پر سمجھتا ہو۔ اس کے لئے سوائے اس کے چارہ نہیں۔ کہ وُہ یورپ اور امریکہ میں اشاعت اسلام کرنے والے مبلغین کے متعلق اسی یقین کا اظہار کرے۔ جو برنارڈ شا نے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ یورپ و امریکہ میں تبلیغ کرنے والے مبلغ جس اسلامی انجمن کے بھیجے ہُوئے ہیں۔ وُہ ظاہری ساز و سامان کے لحاظ سے کسی معمولی مسیحی انجمن کی بھی برابری نہیں کر سکتی۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ وُہ خدا جس نے اسلام کو ایک کامل مذہب بنایا جس نے اسے تمام دُنیا کے لئے قابل قبول ٹھیرایا۔ اور اس میں تمام بنی نوع انسان کی روحانی۔ اور جسمانی ترقی کے سامان رکھے۔ وہ ساری دُنیا میں اس کی اشاعت کے اسباب بھی پیدا کر سکتا ہے۔ اور ضرور پیدا کرے گا ؛

## جماعت احمدیہ اور اشاعت اسلام

ممکن ہے۔ برنارڈ شا کو یہ معلوم نہ ہو۔ کہ یورپ اور امریکہ میں جو مبلغ اشاعت اسلام کر رہے ہیں۔ وہ اس جماعت کے بھیجے ہُوئے ہیں جسے اس زمانہ میں جبکہ مسلمان اسلام سے بے بہرہ ہو چکے تھے۔ ایک ایسے انسان نے قائم کیا۔ جو خدا تعالےٰ کی طرف سے اسلام کی حفاظت و اشاعت کے لئے مبعوث ہوا۔ خدا تعالےٰ نے اسے تن تنہا ساری دُنیا کے مقابلہ میں کھڑا کیا غیر تو الگ رہے۔ خود مسلمان کہلانے والوں نے اپنی ساری طاقت اور قوت اس کے خلاف صرف کر دی۔ اور ایک بہت بڑا حصہ ابھی تک مخالفت کر رہا ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے ہر قدم پر اسے نصرت عطا کی۔ اور آج یہ حالت ہے۔ کہ وُہی گمنام انسان جسے اپنی چھوٹی سے بستی میں بھی کوئی نہ جانتا تھا۔ اس کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کرنے والی ایک ایسی جماعت قائم ہو چکی ہے جو دُنیا کے کناروں تک اسلام کی آواز پہونچا رہی ہے۔ اور اسی کے مبلغ یورپ اور امریکہ میں اشاعتِ اسلام کر رہے ہیں ؛

## جماعت احمدیہ کا شاندار مستقبل

پس جب خدا تعالےٰ نے ایک ایسے انسان کے ذریعہ جو ظاہری سامانوں سے بالکل تہیدست تھا۔ جس کا دُنیا میں کوئی مددگار نہ تھا۔ ایک قلیل عرصہ میں ایک ایسی جماعت قائم کر سکتا ہے۔ جو دُنیا کے دُور دراز ممالک میں اشاعت اسلام کرنے والے مبلغ بھیج سکتی ہے۔ اور پھر ان مبلغوں کو انتہا درجہ کی بے سروسامانی کی حالت میں حیرت انگیز کامیابی عطا کر سکتا ہے۔ ہزاروں انسان یورپ اور امریکہ میں ان کے ذریعہ حلقہ بگوشِ اسلام بن سکتے ہیں۔ تو اس بات کے تسلیم کرنے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ کہ مستقبل کے پردہ میں اس جماعت کے لئے جو جماعت احمدیہ کہلاتی ہے عظیم الشان کامیابی پنہاں ہے۔ اور اس کے ذریعہ دُنیا میں اشاعتِ اسلام ایک یقینی امر ہے ؛

## تصرف الٰہی

دُور جانے کی کیا ضرورت ہے۔ خود برنارڈ شا نے اسلام کے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وُہی اس بات کا کافی ثبوت ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسلام کی حقانیت اور صداقت ان لوگوں کے قلوب میں جاگزین کر رہا ہے۔ جو اسلام کی نعمت سے ابھی تک محروم ہیں۔ یہ پہلا اور مشکل مرحلہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے تصرف کے ماتحت طے ہو رہا ہے۔ ایک طرف اس بات کو دیکھئے کہ خدا تعالےٰ کس طرح اسلام کے متعلق قلوب میں تغیر پیدا کر رہا ہے۔ اور دوسری طرف یہ ملاحظہ کیجئے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ایک ایسی جماعت کھڑی کر دی ہے۔ جو دُنیا میں اپنی زندگی کا مقصد اشاعتِ اسلام سمجھتی ہے۔ اور باوجود ظاہری اسباب کی بے حد کمی کے اس کے مبلغ اکناف عالم میں پھیلے ہُوئے سعید الفطرت لوگوں کو اسلام کی نعمت سے بہرہ ور کر رہے ہیں۔ پھر ساری دُنیا میں اسلام کے پھیل جانے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔

## مُسلمان احمدی ہو کر تبلیغ اسلام میں حصہ لیں

بے شک ہم کمزور ہیں۔ لیکن دُنیا میں اسلام کی اشاعت کے متعلق ہماری نظر اپنی کمزوری پر نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی نصرت اور تائید پر ہے۔ جسے ہر قدم پر ہم اپنے ساتھ پاتے ہیں۔ اور یہ بھی ہم اسی کا کرشمہ سمجھتے ہیں۔ کہ برنارڈ شا جیسے انسان اسلام کی خوبیوں اور برکات کا کھلم کھلا اعلان کر رہے ہیں۔ اور [illegible] اسلام کو تمام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں کامل مذہب سمجھ رہے ہیں۔ پس دُنیا میں اسلام پھیلیگا۔ اور یقیناً پھیلیگا۔ اس کے آثار اس قدر نمایاں اور واضح ہو چکے ہیں۔ کہ غور و فکر کرنے والا ہر شخص بآسانی انہیں دیکھ سکتا ہے۔ کاش مسلمان جلد سے جلد احمدیت کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو کر اشاعت اسلام میں مصروف ہو جائیں۔ اور وُہ وقت بہت جلد آ جائے۔ جو اسلام کے غلبہ اور اقتدار کے لئے مقدر ہے ؛

# ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

## دُنیا میں انسان کو کیونکر سکون اور راحت حاصل ہو سکتی ہے

### ایک ہندو پروفیسر کا سوال

ایک ہندو ایم - اے پروفیسر کا حسب ذیل سوال حضور کی خدمت میں پیش کیا گیا :-

کیا دُنیا میں راحت ہے ؟ انسان کیونکر خوشی سے زندگی بسر کر سکتا ہے ؟ کیا انسان کو دُنیا میں سکونِ قلب حاصل ہو سکتا ہے - اگر ہو سکتا ہے - تو کیونکر ؟

### جواب

حضور نے فرمایا

دُنیا میں راحت انسان کو حاصل ہو سکتی ہے - وہ خوشی کی زندگی بسر کر سکتا ہے - اور سکونِ قلب بھی اسی دُنیا میں انسان کو حاصل ہو سکتا ہے - بشرطیکہ انسان راحت اور خوشی اور سکونِ قلب کی حقیقت سے واقف ہو - اور اس کے صحیح ذرائع معلوم کرنے کے بعد انہیں استعمال کر کے راحت خوشی اور سکونِ قلب حاصل کرنے کی کوشش کرے :-

### راحت کیا ہے

راحت عربی لفظ ہے - اور اس کی اصل وضع اس چیز کے حصول پر دلالت کرتی ہے - جو انسان کے اندر نشو ونما کی قابلیتیں پیدا کرتی ہے - اور اس قابلیت کے مطابق اس کے مختلف مدارج میں سے کسی ایک درجہ کے حصول پر جو کیفیت پیدا ہوتی ہے - اسے راحت کہتے ہیں :-

چونکہ حصول مُدعا پر انسان کو خوشی حاصل ہوتی ہے - اس لئے اس کا لازمی نتیجہ خوشی بھی ہوتی ہے - اور چونکہ مطلب کے حاصل کرنے پر سکونِ قلب بھی حاصل ہوتا ہے - اس لئے اس کا لازمی نتیجہ

### سکون قلب

بھی ہے - انہی معنوں کے لحاظ سے جب انسان اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کوشش کرنے کے بعد آرام پاتا ہے - تو اس کو استراحت کہتے ہیں - کیونکہ اس علم کے ساتھ کہ میں نے اپنے مقصد کے حصول کے لئے پوری کوشش کی ہے - انسان کے قلب میں اطمینان پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک عارضی وقفے کا مستحق ہوتا ہے - تاکہ کچھ آرام کے بعد نئی طاقتیں حاصل کر کے وہ کام کے لئے نئے سرے سے تیار ہو جائے - پس جو شخص مقصد پیدائش کے لئے حقیقی کوشش کرتا ہے اور صحیح ذرائع کو استعمال کرتا ہے - اس کے لئے

### عارضی راحت

کے سامان پیدا ہوتے چلے جاتے ہیں - تاکہ ان پر قیاس کر کے وہ

### حقیقی راحت

کا اندازہ لگا سکے - جس کے لئے اور بھی زیادہ جد وجہد کرے لیکن جب انسان بجائے اپنے مقصد اور مدعا کے لئے کوشش کرنے کے ایسی چیزوں کے لئے کوشش کرتا ہے - جو اس کے مقصد سے دُور کرنے والی ہوتی ہیں - تو بجائے راحت کے اس کے

### دل میں جلن

اور سوزش پیدا ہوتی ہے - یہی وجہ ہے - کہ لوگ عام طور پر یہ خیال کرتے ہیں - کہ یہ دُنیا تکلیفوں اور مصیبتوں کا گھر ہے - حالانکہ تکلیفیں اور مصیبتیں ان کی اپنی پیدا کی ہوئی ہوتی ہیں - اگر وہ اپنی پیدائش کے مقصد کو سمجھتے - اور اپنی کوششوں کو اس کے حصول کے لئے لگاتے - تو یقیناً انہیں سکونِ قلب بھی حاصل ہوتا - اور محنت کی گھڑیوں کے بعد حقیقی راحت کی گھڑیاں بھی انہیں میسر ہوتی چلی جاتیں - اگر ہم اس امر کو تسلیم کریں - کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے لقاء کے لئے پیدا کیا ہے - جیسا کہ

### اسلام کی تعلیم

ہے - اور جیسا کہ ہر اس انسان کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو تسلیم کرنا پڑے گا - تو ہمیں یہ بھی ماننا پڑے گا - کہ

### اللہ تعالیٰ کے لقاء کی کوشش

کے سوا جس قدر کوششیں ہونگی - وہ انسان کے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے کا موجب ہونگی - اللہ تعالیٰ سے دوری میں بھی انسان کو حقیقی راحت محسوس ہو - تو پھر اس کی طرف توجہ دلانے والا محرک کون باقی رہ جاتا ہے - خدا تعالیٰ سے دُور ہو کر جو

### بے چینی اور اضطراب

انسان کے قلب میں پیدا ہوتا ہے - درحقیقت وہ انسان کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ دلانے کا ایک ذریعہ ہے - اور جتنی جتنی کسی میں روحانی بینائی باقی ہوتی ہے - اس کے مطابق انسان اس اضطراب سے فائدہ اٹھا لیتا ہے :-

پس حقیقی راحت تو موجود ہے - لیکن وہ انہی ذرائع سے محسوس ہو سکتی ہے - جو خدا تعالیٰ نے مقرر فرمائے ہیں :-

### راحت کا پہلا مقام

یہ ہوتا ہے - کہ انسان کو یہ یقین ہو - کہ اسے صحیح رستہ کا علم حاصل ہو گیا ہے - جب انسان کو یہ معلوم ہو جائے - کہ اسے صحیح رستے کا علم ہو گیا - تو ایک حد تک اس کا اضطراب دور ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے - کہ حصول مدعا کے رستے میں سے ایک روک دور ہو گئی - اس کے بعد

### دوسرا مقام

انسان کو تب حاصل ہوتا ہے - جب وہ ان ذرائع کو استعمال کرنے لگ جاتا ہے - جو حصول مدعا کے لئے ممد ہیں - چونکہ صحیح ذرائع عام طور پر صحیح نتیجہ پیدا کیا کرتے ہیں - اس لئے انسان کو راحت حاصل ہوتی ہے - کہ غالباً اب میں اپنے مقصد کو پالوں گا - لیکن ابھی اضطراب کا کچھ حصہ باقی ہوتا ہے - کیونکہ نتیجہ نکلنے سے پہلے انسان کے دل میں شبہ پیدا ہوتا ہے - کہ شائد بعض روکیں مجھے حصول مدعا سے محروم کر دیں - لیکن جب انسان اپنی کوششوں کے نتیجہ میں اپنے محبوب کی طرف سے بھی کوئی حرکت دیکھ لیتا ہے - تو اس کو

### تیسرا درجہ راحت

حاصل ہو جاتا ہے - اور اس وقت ۳/۴ حصہ اضطراب دور ہو جاتا ہے - مگر ایک حصہ اضطراب کا باقی رہتا ہے - اور وہ یہ کہ ممکن ہے

### موت سے پہلے پہلے

پھر کوئی بات ایسی ہو جائے - جو مجھے ان نعمتوں سے محروم کر دے کیونکہ انسان کے عمل کی حد اس کی موت پر جا کر ختم ہوتی ہے - یہ اضطراب کا حصہ عام طور پر باقی رہتا ہے - مگر بعض

### خاص ہستیوں کے متعلق

اضطراب کے اس حصہ کے دور کرنے کے لئے بھی سامان مہیا کئے جاتے ہیں - یہ لوگ وہ ہوتے ہیں - جن کی نجات اور جن کے قرب اور جن کے لقاء کا وعدہ اللہ تعالیٰ اسی دُنیا میں کر لیتا ہے - بلکہ یوں کہنا چاہیئے - کہ یہ چیزیں ان کو اسی دُنیا میں کامل طور پر مل جاتی ہیں

باقی لوگ جو ہوتے ہیں۔ ان کا

### چوتھا حصہ اضطراب کا

اس دُنیا میں باقی رہ جاتا ہے۔ لیکن وُہ اضطراب راحت کو دُور کر دالا نہیں۔ بلکہ راحت کو بڑھانے والا ہوتا ہے۔ جیسا کہ محبوب سے عارضی جدائی انسان کی محبت کو بڑھانے والی ہوتی ہے۔ اسی کی طرف قرآن کریم نے اس طرح اشارہ کیا ہے۔ کہ

### مومن کا ایمان

خوف اور رجاء کے درمیان ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ان اصول پر عمل کرے۔ تو یقیناً اسی دُنیا میں اس کو راحت اور سکون قلب مل جاتا ہے۔ لیکن کوئی چاہے۔ کہ دُنیا کی حکومتیں اور دُنیا کی عزت حاصل کر کے یا حساب یا تاریخ یا سائنس پڑھ کے یا اور اسی قسم کے پیشے اختیار کر کے راحت اور سکون حاصل کرے۔ تو یہ ناممکن ہے۔

### خدا تعالےٰ سے دُور ہو کر

جتنی عزت انسان حاصل کرتا ہے۔ اُتنا ہی وُہ اپنے لئے گھبراہٹ اور اضطراب کے سامان پیدا کرتا ہے۔ مال بجائے آرام دینے کے آرام کو دُور کرتا ہے۔

مالدار کو ہمیشہ یہ فکر رہتی ہے۔ کہ میرا روپیہ کوئی چُرا نہ لے جائے۔ حکومت بجائے آرام دینے کے اضطراب پیدا کرتی ہے۔ بادشاہ اور وزراء کبھی آرام کی نیند نہیں سو سکتے اس کے مقابلہ میں جو لوگ اللہ تعالےٰ کے ہو کر ترقی کرتے ہیں ذمہ واریاں ان پر بھی عائد ہوتی ہیں۔ اور ان کے پورا کرنے کا

### غم اور فکر

انہیں بھی لاحق ہوتا ہے۔ لیکن ان کا غم۔ اور ان کا فکر اپنی ذات کے لئے نہیں۔ بلکہ دُوسروں کے لئے ہوتا ہے۔ اور پھر اس فکر۔ اور غم کے ساتھ خدا تعالےٰ کے وعدے۔ تائید اور نصرت شامل ہوتی ہے۔ اس لئے وُہ غم بھی ان کے لئے ایک رنگ لذت کا رکھتا ہے۔ کیونکہ قربانی والا اضطراب۔ راحت ہی کی ایک قسم ہے۔ کیونکہ انسان جانتا ہے۔ کہ ہر ذرہ جو میرا قربان ہو رہا ہے۔ اس کے بدلے میں اعلےٰ درجہ کے انعامات میرے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ پس

### نیک لوگوں کا اضطراب

اور غم۔ دیکھ کر یہ نہیں خیال کرنا چاہیئے۔ کہ حقیقی راحت دُنیا سے مفقود ہے۔ ان کے غم اپنی ہلاکت کے خوف سے نہیں۔ بلکہ دُنیا کی ہلاکت کو دیکھ کر ہوتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کے غم کی ہر ساعت ان کو خدا کے زیادہ قریب کر دیتی۔ اور اس کے فضلوں کا زیادہ وارث بنا دیتی ہے پس گو ظاہری شکل غم کے ساتھ مشابہ ہے۔ مگر باطن میں وُہ راحت اور سکون ہے۔

## بنگہ میں عبرتناک نشان

بنگہ ضلع جالندھر میں ایک مسجد متصل تکیہ خانہ واقع ہے۔ جو غالباً ۱۸۸۲ء میں بنائی گئی تھی۔ اس میں جماعت احمدیہ کے افراد بڑے امن وامان سے فریضۂ نماز ادا کیا کرتے تھے۔ مگر ڈاکٹر سراج الدین صاحب پنشنر و میونسپل کمشنر بنگہ نے احمدیت کی مخالفت کے جوش میں مخمور ہو کر ۲۲- جولائی ۱۹۳۲ء کو مقامی ہائی سکول کے عربی مدرس کی انگیخت پر مسجد کے نو تعمیر برآمدہ میں ایک پتھر نصب کرا دیا۔ جس پر یہ عبارت کندہ ہے:۔

"مسجد اہل سنت والجماعت بنگہ۔ دیگر فرقوں کا داخلہ ممنوع ہے۔ سنہ ۱۳۰۰ھ مطابق ۱۸۸۲ء"

اس کے بعد انہوں نے احمدیوں کو مسجد میں آنے سے روکنا شروع کر دیا۔ اس کے متعلق حکام کو اطلاع دی گئی۔ جس کا ذکر الفضل میں چھپ چکا ہے۔

پھر ڈاکٹر سراج الدین صاحب نے ۲- اگست ۱۹۳۲ء کو ایک فتویٰ کفر بعنوان "فتویٰ شرعیہ" شائع کیا۔ اسی پر بس نہ کی گئی بلکہ عام گزرگاہوں میں نہایت شر انگیز اور دلآزار اشتہار لگا کر۔ اور لغو اور بیہودہ نظمیں پڑھ پڑھ کر مظلوم احمدیوں کے دلوں کو مجروح کیا گیا۔

آخر اللہ تعالےٰ کی غیرت جوش میں آئی ۲- اگست ۱۹۳۲ء کے بعد ڈاکٹر سراج الدین کا لڑکا مسمی بشیر جو ایف۔ اے تک تعلیم یافتہ ہے۔ اور احمدیت کا سخت مخالف ہے ہوشیار پور میں پاگل ہو گیا۔ پولیس نے اسے گرفتار کر کے حوالات میں رکھ دیا۔ مگر ڈاکٹر سراج دین ایک ہزار روپیہ کی ضمانت دے کر اسے بنگہ میں لے آیا۔

۲۳- مارچ ۱۹۳۳ء کو ڈاکٹر سراج الدین اور اس کا لڑکا بشیر مذکور مغرب کے وقت جب دونوں گھر پہونچے۔ تو لڑکے کو دَورہ شروع ہو گیا۔ اور اس نے چھُری سے اپنی بڑی بہن پر حملہ کر دیا۔ جس سے اس کو دو تین سخت زخم لگے۔ اور وُہ اسی وقت فوت ہو گئی۔ پھر لڑکا گھر سے باہر نکل آیا۔ اور بازار میں ایک بارہ تیرہ سال کے لڑکے پر چھری سے حملہ کر دیا۔ جس سے اس کے دائیں پہلو میں خطرناک زخم لگا۔ اس کے بعد لڑکا مسجد مذکور کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور جب اس کے باپ ڈاکٹر سراج الدین نے اس کو پکڑنا چاہا۔ تو اس نے اس پر بھی حملہ کر دیا۔ اور اس کو بھی تین زخم لگائے۔ پھر لوگوں نے اکٹھے ہو کر لڑکے کو پکڑ کر رسوں سے باندھ دیا۔ اور پولیس کے حوالہ کر دیا۔ اس طرح ع

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔

۲۴- مارچ ۱۹۳۳ء کو ڈاکٹر سراج الدین کی مقتولہ لڑکی کی لاش پوسٹ مارٹم کے لئے پولیس بنگہ نے پھلور بھیج دی۔ ڈاکٹر سراج الدین کے لڑکے بشیر کا چالان پولیس بنگہ نے جالندھر کر دیا ہے۔ ڈاکٹر سراج الدین ہسپتال میں داخل ہے۔ عبرت۔ عبرت۔ عبرت۔

احقر فضل دین احمدی بنگوی عفی عنہ سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر۔ ۲۴- مارچ ۱۹۳۳ء۔

## ذکر و فکر

### ادب الٰہی

ادب ایک نہایت ضروری اور بابرکت چیز ہے۔ نہ صرف قرآن مجید میں اس بات کا کئی جگہ بیان ہے۔ بلکہ سورہ فاتحہ میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ "الطریقۃ کلھا ادب" بادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔ ایک نہایت سچا مقولہ ہے۔ خود اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے۔ ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب۔ پس ہر اس چیز کا ادب کرو جس سے خدا تعالےٰ کا پتہ معلوم ہو۔ یا وُہ خدا کی طرف ہدایت اور راہنمائی کرے۔ اور اتنا ادب اس ذات والا صفات کا ملحوظ ہو۔ کہ کوئی بُری بات اس کی طرف منسُوب نہ کی جائے۔ دیکھو حضرت موسٰے۔ اور حضرت خضر کے واقعہ میں خضر علیہ السلام نے فاردت ان اعیبھا اور فاراد ربک ان یبلغا اشدھما میں ادب کی وجہ سے توڑنے کو اپنی طرف۔ اور نیکی کرنے کو خدا تعالےٰ کی طرف منسوب کیا ہے۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ نے اذا مرضت فھو یشفین فرما کر مرض کو اپنی طرف اور شفا کو خدا کی طرف نسبت دی ہے۔ اسی طرح سورہ فاتحہ میں بندہ انعمت علیھم کہکر نعمت کو براہ راست خدا کی طرف منسُوب کرتا ہے۔ اور مغضوب علیھم اور ضالین کے غضب اور ضلالت کو براہ راست خدا تعالےٰ کی طرف نسبت نہیں کرتا۔ یہی ادب ہے۔ اور اصلی اور اعلےٰ ادب یہ ہے۔ کہ مومن دل سے بھی یقین کرے۔ کہ تمام پاکی۔ اور خوبی اللہ تعالےٰ ہی کی طرف سے ہے اور جو نقص ہے۔ بندے میں ہی ہے۔ جو تکلیف اور کمی بندہ کو پہونچتی ہے۔ وُہ یا تو اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ یا اگر خدا کی طرف سے ہے۔ اور بندے کا اس میں اختیار نہیں۔ تو وُہ تکلیف یا کمی دراصل اُس بندے کے انجام کے لئے نہایت ضروری۔ اور مفید بات ہے۔ ادب کے متعلق ایک مشہور شاعر کا مصرعہ ہے:۔ ع

ادب پہلا قرینہ ہے۔ محبت کے قرینوں میں

# احباب اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں

مدرسہ احمدیہ کوئی معمولی مکتب نہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور حضور ہی کے ارشاد کے ماتحت قائم کیا ہوا مدرسہ ہے۔ اس لئے میں احباب سے پوچھنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ کہ آیا اس مدرسے کی طرف ان کو ایسی ہی توجہ ہے۔ جیسی کہ ہونی چاہیئے؟

ممکن ہے بعض احباب کو ان خصوصیات کا علم نہ ہو جو مدرسہ احمدیہ کو دوسرے مدارس پر حاصل ہیں۔ اس لئے ایسے احباب کی آگاہی کے لئے ذیل میں چند امور درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ مدرسہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یادگار اور حضور کے منشاء اور ارشاد کے ماتحت قائم کردہ درسگاہ ہے۔

۲۔ اس کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس فقرے سے ہو سکتا ہے۔ "کہ یہ مدرسہ تمہاری علمی جدوجہد کا نقطہ مرکزی ہے۔ اور صرف اس کی کامیابی پر اس امر کا فیصلہ ٹھیرا ہے کہ آئندہ سلسلہ کی تبلیغ جاری رکھی جائیگی یا نہیں"

۳۔ یہ مدرسہ جماعت کے ان مہتم بالشان کاموں میں سے ہے جن کے وجود ہی سے صرف اس وقت زمانہ کے اہم انقلابات کا پتہ چل سکتا ہے۔ اور ان کے مفید نتائج سے استفاضہ اور ان کے مضر نتائج سے دفعیہ ممکن ہے

۴۔ اسلام کا اصلی مقصد حفاظت واشاعت اسلام ہے یہ مدرسہ اس مقصد کے حصول کا بہترین طریق بتاتا اور اسلام کی خدمت کے لئے ایسے خدام طیار کرتا ہے۔ جو اس زمانہ کے کل ضروری ہتھیاروں سے مسلح ہو کر ہر قسم کے حملوں کے دفعیہ کی قابلیت رکھتے ہیں۔

۵۔ جس بات کو ہم دل سے اور صداقت کے ساتھ حق سمجھتے ہیں یہ مدرسہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ اس کو کس طرح ابنائے جنس کے روبرو تہذیب اعتدال اور متانت سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جو چیز ہمارے لئے مفید ہے کوئی وجہ نہیں کہ وہ دوسروں کے لئے مفید نہ ہو۔ اور اس کی بھی کوئی وجہ نہیں کہ اس کے فائدے کا علم ہو جانے پر لوگ اس سے مستفید ہونے کے لئے شوق سے قدم نہ اٹھائیں۔

۶۔ اس مدرسہ میں علاوہ دینی اور مذہبی علوم کے تمام ان ظاہری علوم کی بھی تعلیم دی جاتی ہے جو دوسرے سکولوں میں پڑھائے جاتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم اور حدیث شریف کے علاوہ انگریزی۔ اردو۔ فارسی۔ حساب جیومیٹری بجبر۔ سائنس۔ تاریخ اور الجبرا وغیرہ کی تعلیم بھی دی جاتی ہے جس کا ایک فائدہ یہ ہے۔ اگر کوئی لڑکا کسی وقت سکول تبدیل کرنا چاہیئے یا مدرسہ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد کوئی امتحان یونیورسٹی کا دینا چاہے تو وہ نہایت آسانی سے ایسا کر سکتا ہے۔ پس علاوہ مذہبی کتب کے مطالعہ کے موز فطرت اور قانون قدرت کے مسائل کی طرف بھی یہ مدرسہ توجہ دیتا رہتا ہے۔

۷۔ اس مدرسہ میں موجودہ زمانہ کی ضرورت کے پورا کرنے کے لئے علم کلام و مناظرہ بھی سکھایا جاتا ہے۔

۸۔ وحدانیت و رسالت۔ معاشرت۔ اخلاق اور تہذیب وغیرہ کے ہر قسم کے مسائل بھی یہ مدرسہ پورے طور پر سمجھاتا ہے۔ اور ان مسائل کو موثر اور شستہ الفاظ میں دوسروں کو سمجھانے کی مشق طلباء سے کراتا ہے۔

۹۔ طریقہ تعلیم ایسا اچھا اور سٹاف سے اس طرح کام لیا جاتا ہے۔ کہ غبی سے غبی اور کمزور سے کمزور طلباء بھی اس مدرسہ میں آکر نسبتاً فائدہ اٹھاتے ہیں۔

۱۰۔ [illegible] کی مولوی فاضل کلاس میں شمولیت کے لئے ایک سیڑھی کا کام دیتا ہے اور اس طرح گویا عربی کے اعلیٰ امتحان اور انگریزی کے تمام اعلیٰ امتحانات مثلاً بی۔اے اور ایم۔اے کے پاس کرانے کے لئے بھی ایک نہایت ہی سہل الحصول اور قریب ترین راستہ پیش کرتا ہے۔

۱۱۔ مدرسہ ہذا کے فارغ التحصیل طلباء مولوی فاضل کا امتحان پاس کرنے پر نہ صرف دینی خدمات کے قابل ہو سکتے ہیں بلکہ وہ سرکاری مدارس میں بھی معزز ملازمتیں حاصل کر سکتے ہیں۔

۱۲۔ ان تمام خوبیوں کے علاوہ ایک بڑی بات یہ بھی ہے کہ اس مدرسہ میں کوئی فیس نہیں لی جاتی اور اس زمانہ میں جب کہ روپیہ بڑی مشقت سے دستیاب ہوتا ہے۔ اور مالی مشکلات عام طور پر ہر شعبۂ زندگی میں پائی جاتی ہیں۔ مفت تعلیم غنیمت ہے۔ غرض ایسے مدرسہ میں جس کی ضرورت اور فائدہ میں کسی کو کلام نہیں ہو سکتا جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گویا خود اپنے قائم فرمایا اور جس کی ضرورت کی طرف خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعت کو پر زور الفاظ میں توجہ دلائی۔ کسی دوست کا اپنے بچوں کو حصول تعلیم کے لئے بھیجنے میں تامل فرمانا نہایت حیرت انگیز اور تعجب خیز ہوگا۔ لہذا مجھے یقین ہے۔ کہ یہ معلوم ہونے پر کہ مدرسہ کیا تعلیم دیتا ہے۔ آپ کے دل میں ضرور یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ جلد سے جلد اپنے لخت جگر کو یہاں بھجوائیں

تعطیلات کے بعد مدرسہ ۸ اپریل ۱۹۳۳ء کو کھلے گا۔ اب جب مجلس مشاورت میں شامل ہونے کے لئے قادیان تشریف لائیں۔ تو اپنے بچے کو ساتھ لیتے آئیں۔ جو دوست اس موقعہ پر خود تشریف لانے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں وہ اپنے بچوں کو ان دوستوں کے ساتھ بھیج سکتے ہیں۔ جو مجلس مذکور میں شامل ہونے کے لئے تشریف لا رہے ہوں

داخلہ پہلی جماعت میں ۲۵ اپریل ۱۹۳۳ء تک جاری رہے گا۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان)

---

# بعض اخبارات کا فتنہ عظیم

## مسلمانوں میں افتراق پیدا کر کے دشمنان اسلام کو خوش کرنے کی سعی

میں یہ دیکھ کر متعجب ہوتا ہوں کہ بعض مسلمان مدیران جرائد کے دماغوں پر کس قسم کے پردے پڑ گئے ہیں۔ وہ کس رو میں بہے چلے جا رہے ہیں۔ اور کس لئے بیگانوں کے اشاروں [illegible] ہر ممکن سعی کر کے اسلام سے کھلی کھلی دشمنی کر رہے ہیں؟

اگر ان کے دماغوں پر پردے نہیں پڑے تو وہ کیوں مسلمانوں کے مذہبی اختلافات سے اغیار کو سیاسی فائدہ پہنچانے کے لئے دشمنان اسلام کا آلہ کار بنکر آئے دن ایک نیا فتنہ فرزندان توحید کیلئے پیدا کرتے رہتے ہیں۔ وہ کیوں بے بنیاد الزامات گھڑ گھڑ کر غیر احمدی مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف اکساتے ہیں؟ ایک ایسے زمانہ میں جبکہ ہندو سیاسی اغراض کے پیش نظر چھوت چھات کے مذہبی عقیدہ کے باوجود اچھوتوں کو اپنے مندروں میں گھسنے کی اجازت دے رہے ہیں وہ کیوں جماعت احمدیہ کی تعداد کثیر کو ملت اسلامیہ سے خارج کر کے اسلامی قوتوں کو ضعیف کرنیکی کوشش کرتے ہیں؟ کیا ان کا یہ طرز عمل اتحاد المسلمین کے بلند بانگ دعاوی کی ضد نہیں؟ اگر ہے تو پھر وہ کیوں اتحاد المسلمین کے متعلق اپنے دعاوی کو خود ہی سفید جھوٹ اور صریح غلط بیانی ثابت کر رہے ہیں؟ کیا اتحاد المسلمین اسی کا نام ہے کہ مسلمانوں میں تکفیر کا بازار گرم کر دیا جائے یاد رکھو اگر آج تم جماعت احمدیہ کے خلاف مسلمانوں کے ایک طبقہ کو ابھار کر اپنی مطلب برآری کر گئے تو کل شیعہ تم پر کفر کا فتویٰ لگانے میں حق بجانب ہونگے۔ اہلحدیث تمہیں مشرک کہ سکینگے۔ دیوبندی کو بریلوی کے خلاف فتویٰ صادر کرنے میں کوئی روک نہیں ہوگی۔

خداوند عزوجل مسلمانوں کو ہدایت نصیب کرے وہ عاقبت نااندیشانہ طرزِ عمل کے لئے خواہ مخواہ شہرت حاصل کرنے کی غرض سے کوشاں نظر آتے ہیں - وہ یہ نہیں سوچتے کہ اسی زبان سے اتحاد المسلمین کا دعوٰی اور پھر وہی زبان افتراق و انشقاق کے لئے سرگرم تکلم ہے - میں اس طرزِ عمل کو ان کے دماغوں پر پردہ کیوں نہ کہوں اور انہیں وجعلنا علیٰ قلوبھم اکنّۃ ان یفقھوہ وفی اذانھم وقرا (طٰہٰ ۶ - ۲۵) کا زندہ ثبوت کیوں نہ قرار دوں ؟ یا تو وہ اس طرزِ عمل کو ترک کر دیں یا پھر ان کے متعلق یہ تسلیم کرنا پڑیگا کہ ان کے دماغوں پر فی الحقیقت پردے پڑے ہوئے ہیں - بہرحال ان دونوں میں سے جو راہ منظور ہو اختیار کریں -

یہی نہیں بلکہ وہ ایسی رو میں بہے چلے جا رہے ہیں جسے وہ محسوس ہی نہیں کرتے - خدا تعالےٰ ان غلامانہ ذہنیت رکھنے والوں کی نحوست سے مسلمانوں کو نجات دلائے اور مسلمانوں کو یہ سمجھ عطا کرے کہ یہ لوگ محض بندگانِ زر ہیں - انہیں خدا تعالےٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے عشق سے کوئی بہرہ نہیں ملا - یہ وہ بدقسمت ہیں جو در بدر بھیک مانگتے ہوئے اپنی عمریں گذار چکے ہیں - کبھی ہندو کے حامی اور کبھی انگریز کے دوست - کبھی خلافت کے دشمن اور کبھی [illegible] کی تجارت ہے اور یہی ان ذریعہ معاش ہے - ورنہ میں بھی تو اخباری دنیا سے واقف ہوں ، مجھے بتائیں کہ یہ لوگ کونسی جدی جائداد کی امداد سے اخبارات چلا رہے ہیں ؟ مجھے کیوں اخبار چلا کر نقصان کی وجہ سے جلد ہی بند کر دینا پڑا اور یہ کیوں نفع میں ہیں ؟ میری ہر حالت میں یہی دعا ہے کہ خداوند عزوجل انہیں سیدھی راہ دکھائے کیونکہ صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرنا صرف خدا کا کام ہے جو ہمیشہ اپنے کسی مامور کے ذریعہ لوگوں کو گمراہی سے نکالتا رہا ہے - وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم - (خاکسار محمد اللہ بخش ضیاء)

---

## عدم پتہ بھائی کی تلاش

تقریباً بارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ میرا چچا زاد بھائی جس کا نام محمد نواز خان احمدی ہے اپنے وطن سے نکلا ہوا ہے اور اس مدت میں وہ کراچی - بغداد اور مصر سے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ خط و کتابت کرتے رہے - مگر گذشتہ ایک سال سے ان کی کوئی خبر ہم لوگوں کو نہیں ملی - اس وجہ سے ان کے تمام متعلقین سخت غم و فکر میں مبتلا ہیں - ناظرین اخبار سے گذارش ہے کہ کوئی صاحب میرے بھائی کا صحیح پتہ دریافت کرکے ہم لوگوں کو اطلاع دیں میرا پتہ یہ ہے خاکسار گوہر علی خاں ابن علی - روڈ نمبر ۳ ... بستو لو ریلوے سٹ آفس

---

# بہاولپور مقدمہ تنسیخ نکاح

## کا

## جرح کے متعلق مولوی جلال الدین صاحب شمس کے جواب

گذشتہ سے پیوستہ

**غیر احمدی** - انما امرہ اذا اراد شیئاً الخ بھی کیا خدا تعالےٰ کی صفت ہے ؟

**شمس** - اس میں جو بات بیان کی گئی ہے - وہ اللہ تعالےٰ کی شان سے تعلق رکھتی ہے ؛

**غیر احمدی** - تکاد السمٰوٰت یتفطرن الخ کا ترجمہ کر دیجئے -

**شمس** - قریب ہے - کہ آسمان پھٹ جائیں - اور زمین شق ہو جائے - اور پہاڑ گر پڑیں - کہ انہوں نے رحمان کے لئے بیٹا پکارا - حالانکہ رحمان کی شان کے لائق نہیں - کہ بیٹا بنائے

**غیر احمدی** - اس آیت میں بیٹا کس کے معنی ہیں -

**شمس** - وَلَد کے -

**غیر احمدی** - [illegible] ولم یولد - وماینبغی للرحمٰن ان یتخذ ولداً - اور ان دعوا للرحمٰن ولداً میں کیا فرق ہے ؛

**شمس** - ان تینوں کا حاصل ایک ہے ؛

**غیر احمدی** - ان تینوں آیات میں جتنی قسموں کے ولد کی نفی کی جاتی ہے - کیا اُن سب کی نفی کی گئی ہے ؟

**شمس** - آیات مذکورہ میں جس قسم کے ولد کی نفی کی گئی ہے - وُہ ان تمام کو جامع ہے - جن کی نسبت خدا کی طرف کرنا جائز نہیں ؛

**غیر احمدی** - جن لوگوں نے خدا کی طرف نسبت کی ہے وُہ کیا اس میں آ گئی ہے - اور یہود و نصاریٰ نے جس قسم کی نسبت کی ہے وُہ بھی آ گئی ہے

**شمس** - اگر انہی معنوں میں یہود و نصاریٰ نے بیٹے کی نسبت کی ہے - تو وُہ جائز نہیں ؛

**غیر احمدی** - آپ کے علم میں یہود و نصاریٰ نے کیا انہی معنوں میں نسبت کی ہے -

**شمس** - وُہ ان میں داخل ہے - یہود کا عزیر کو ابن اللہ قرار دینا - اور نصاریٰ کا مسیح کو ابن اللہ کہنا - ان آیات میں آ جاتا ہے ؛

**غیر احمدی** - حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پڑھ دیجئے ؟

**شمس** - انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی

**غیر احمدی** - اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵ کے حاشیہ کی عبارت پڑھ دیجئے ؟

**شمس** - اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے - اور عبرانی میں میکائیل کے معنی خدا کی مانند ہیں -

**غیر احمدی** - استفتاء صفحہ ۱۵ پڑھ دیجئے -

**شمس** - انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء - کہ ہم تجھے ایک بیٹے کی خوشخبری دیتے ہیں جو ظہورِ حق کا باعث ہوگا گویا خدا آسمان سے اتر آیا ہے -

**غیر احمدی** - استفتاء صفحہ ۸۶ پڑھ دیجئے -

**شمس** - انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول لہ کن فیکون - یہاں خود اللہ تعالیٰ مراد ہے -

**غیر احمدی** - براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۰۵ پڑھ دیجئے -

**شمس** - افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے - نہیں سمجھا - آخر تک -

**غیر احمدی** - اس کے مخاطب مرزا صاحب ہیں -

**شمس** - ہاں جیسا کہ سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ مخاطب ہیں - اور جیسا کہ انہوں نے اپنی کتاب فتوح الغیب میں لکھا ہے کہ بہت سے انبیاء اور اولیاء کو ایسا خطاب ہوا ہے ؛

**غیر احمدی** - اربعین نمبر ۴ صفحہ ۳۴ پڑھ دیجئے -

**شمس** - انت اسمی الاعلےٰ - کہ تو میرا اعلےٰ نام ہے

**غیر احمدی** - اس سے کیا مرزا صاحب مراد ہے ؟

**شمس** - ہاں -

**غیر احمدی** - البشریٰ صفحہ ۴۹ پڑھ دیجئے -

**شمس** - "اسمع ولدی" لیکن یہ صحیح نہیں - کیونکہ جس کتاب سے یہ نقل کیا گیا ہے - وہاں اَسْمَعُ وَاَدْعُو ہے - اور خود مؤلف البشریٰ نے بھی اخبارات میں اس کی تصحیح کا اعلان کر دیا ہوا ہے ؛

**غیر احمدی** - حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۵۶ پڑھ دیجئے -

**شمس** - "اس خط میں اس کی تصریح کی ہے ..." الخ واضح ہے - کہ عبد الرحمٰن محی الدین لکھو کے والے نے اپنا ایک الہام شائع کیا تھا - کہ "مرزا صاحب فرعون ہیں" اس کا جواب حضرت اقدس نے یہاں دیا ہے - خود اپنا عقیدہ ظاہر نہیں کیا - جیسا کہ اگلی عبارت سے ظاہر ہے ؛

**غیر احمدی** - البشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۹ پڑھ دیجئے -

**شمس** - اصلی واصوم - اسہر وانام ....

**غیر احمدی** - حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۳ پڑھ دیجئے -

**شمس** - انی مع الرسول اجیب اخطی واصیب اس کے معنی خود حضرت صاحب نے کر دیئے ہیں - کہ میں اپنے ارادہ کو کبھی چھوڑ بھی دوں گا - اور کبھی پورا کر دوں گا ؛

**غیر احمدی** - تریاق القلوب ص۲۹ پڑھ دیجئے -

**شمس** - نئی زندگی ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی جب تک نیا یقین ... الخ

**غیر احمدی** - انبیاء کا کشف قطعی ہوتا ہے یا ظنی

**شمس** - جس کے متعلق وہ خود کہدیں کہ یہ قطعی ہے وہ قطعی ہوگا -

**غیر احمدی** - اولیاء اللہ کے کشف کیا قطعی ہیں -

**شمس** - اگر کشف تعبیر کے مطابق پورا ہو جائے تو وہ سچا ہوگا اور زیادہ تر اس ولی کی تشریح کے مطابق اس کشف کو لیا جائے گا - لیکن عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ ظنی ہوتا ہے

**غیر احمدی** کتاب البریہ ص۸۵ کی عبارت پڑھ دیجئے -

**شمس** - "میں نے ایک کشف میں دیکھا - کہ گویا میں خدا بن گیا ہوں" حضرت اقدس نے اس کی تعبیر و تشریح اپنی کتاب آئینہ کمالات اسلام میں بیان کی ہے (کمرۂ عدالت میں اس تعبیر کو پڑھ کر سنا دیا گیا)

**غیر احمدی** - خطبہ الہامیہ ص۲۳ کی عبارت پڑھ دیجئے ؟

**شمس** - واعطیت صفة الاحیاء والافناء من الرب الفعال -

**غیر احمدی** - نور القرآن نمبر۲ ص۶ کی عبارت پڑھ دیجئے

**شمس** - ہاں اگر یہ سوال پیش ہو کہ کوئی ایسا شخص الخ

**غیر احمدی** - قاضی یار محمد بی - او - ایل کا ٹریکٹ اسلامی قربانی کی عبارت پڑھ دیجئے -

**شمس** - یہ ہمارے مسلمات میں سے نہیں ہے - اور نہ اصل بحث سے اس کا کوئی تعلق ہے -

**غیر احمدی** - کیا کسی مرید کا بیان پیر کے متعلق معتبر ہے ؟

**شمس** - ہر ایک مرید کا قول قابل اعتبار نہیں - بلکہ اس کی حیثیت دیکھی جائے گی -

**غیر احمدی** - ملائکہ کی قرآن و حدیث نے کیا تعریف کی ہے

**شمس** - قرآن مجید میں ملائکہ کا لفظ آیا ہے - لیکن جیسی تعریف آپ چاہتے ہیں ویسی اس میں نہیں ہے -

**غیر احمدی** - قرآن پاک میں جس قسم کی تعریف مرتد کی ہے - کیا ایسی ملائکہ کی بھی ہے یا نہیں -

**شمس** - ملائکہ کے کام بیان کئے گئے ہیں -

**غیر احمدی** - قرآن پاک میں مرتد کے کام بیان کئے گئے ہیں

**شمس** - جو ضروری تھا وہ میں نے بیان کر دیا ہے -

**غیر احمدی** - اسلامی کتب عقاید میں اہل سنت والجماعت کے نزدیک کیا تعریف ہے -

**شمس** - جو کچھ قرآن مجید نے فرمایا وہ میں نے بیان کر دیا ہے

**غیر احمدی** - فلاسفہ کا مذہب کیا ہے -

**مختار** - یہ غیر متعلق سوال ہے - بحث سے اس کا کوئی تعلق نہیں -

**غیر احمدی** - تفسیر کبیر کو آپ جانتے ہیں کس کی تصنیف ہے

(اس موقعہ پر ہماری طرف سے کہا گیا کہ تفسیر کبیر کی عبارت خود پڑھو جیسا کہ قاضی یار محمد کے ٹریکٹ کی عبارت خود پڑھی تھی اس پر جرح کرنے والا مولوی بہت سٹ پٹایا کیونکہ صحیح عبارت پڑھنا اس کے لئے بہت مشکل تھا -)

**مختار** - یہ بھی غیر متعلق سوال ہے -

**غیر احمدی** - اچھا میں واپس لیتا ہوں -

**غیر احمدی** - کیا مرزا صاحب کے نزدیک - ملائکہ - ارواح کواکب اور سیاروں کے نفوس کا نام ہے -

**شمس** - کواکب کی ارواح اور سیاروں کے نفوس کا نام ملائکہ نہیں -

**غیر احمدی** - مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ قرآن سے ثابت ہے - کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کونسی آیت ہے ؟

**شمس** - حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن شریف سے استدلال کر کے آئینہ کمالات اسلام میں اس پر مفصل بحث کی ہے -

**غیر احمدی** - کلٌّ اٰمن باللّٰہ وملٰئکتہ وکتبہ - ایمان کے تیسرے رکن کتب پر ایمان لانا تفصیلی ہے یا اجمالی -

**شمس** - پہلی کتب پر اجمالی - اور قرآن مجید پر تفصیلی

**غیر احمدی** - ایک مسلمان کے لئے توریت یا انجیل پر ایمان لانا ایسا ہی ضروری ہے جیسا قرآن کریم پر ؟

**شمس** - توریت و انجیل پر اجمالی - اور قرآن کریم پر تفصیلی ایمان لانا ضروری ہے -

**غیر احمدی** - اللہ کی کسی اور وحی پر ویسا ایمان لایا جائیگا جیسا قرآن کریم کی وحی پر -

**شمس** - میں پہلے جواب دے چکا ہوں کہ جس مدعی کی صداقت قرآن مجید کے بیان کردہ معیاروں سے ثابت ہو جائے اس کی وحی پر بھی ایمان لانا از روئے قرآن ضروری ہے - ہاں مراتب میں فرق ہے -

**غیر احمدی** - اربعین نمبر۴ ص۱۹ کی عبارت پڑھ دیجئے -

**شمس** - "جبکہ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسا کہ توریت - انجیل اور قرآن کریم پر - الخ

**غیر احمدی** - حقیقۃ الوحی ص۸۴ کی عبارت پڑھ دیجئے

**شمس** - "اس قرآن کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں" یہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے - اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قرآن کریم میرے منہ کی باتیں ہیں -

**غیر احمدی** - تجلیات الٰہیہ ص۲۵ کی عبارت پڑھ دیجئے

**غیر احمدی** - ایمان بالرسل سے کیا مراد ہے -

**شمس** - تمام رسول جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آئے ہیں ان پر ایمان لانا کہ وہ خدا کی طرف سے لوگوں کی ہدایت کے لئے مامور ہوئے ہیں - خواہ ہمیں ان کے نام اور مقام معلوم ہوں یا نہ ہوں -

**غیر احمدی** - کیا جس طریق پر پہلی کتب میں اجمال اور تفصیل کا فرق ہے - ایسا ہی ایمان بالرسل میں اجمال اور تفصیل کا فرق ہے

**شمس** - ایک لحاظ سے تو ایمان بالرسل میں اجمال اور تفصیل نہیں لیکن ان کی باتوں پر ایمان لانے میں اجمال اور تفصیل ہے -

**غیر احمدی** - اللہ تعالیٰ نے جن انبیاء کو جن خصوصی انعاموں اور صفات سے بیان کیا ہے - کیا ان پر ایمان لانا ضروری ہے

**شمس** - ہاں ضروری ہے -

**غیر احمدی** - ایک شخص حضرت موسیٰ - اور حضرت عیسیٰ کو مانتا ہے - لیکن انہیں کلیم اللہ اور روح اللہ نہیں مانتا - تو کیا وہ کافر ہے - ؟

**شمس** - جو شخص حضرت عیسیٰ کے روح اللہ ہونے کا منکر ہے یعنی ان کی روح کے پاک ہونے اور خدا کی طرف سے پیدا شدہ ہونے کا انکار کرتا ہے وہ کافر ہے - کیونکہ وہ قرآن مجید کی نصوص صریحہ کا انکار کرتا ہے - اسی طرح جو شخص حضرت موسیٰؑ کے متعلق ان کے اللہ سے کلام کرنے کا انکار کرتا ہے وہ بھی کافر ہے - کیونکہ وہ بھی نصوص صریحہ کا انکار کرتا ہے

**غیر احمدی** - اگر کوئی شخص حضرت موسیٰؑ کے علاوہ کسی اور کو کلیم اللہ کہتا ہے - تو اس کے متعلق کیا حکم ہے -

**شمس** - اگر کوئی شخص حضرت موسیٰؑ کے علاوہ کسی اور کو بھی اس لحاظ سے کلیم اللہ کہتا ہے کہ خدا نے اس سے کلام کیا ہے - اور فی الواقع خدا نے اس سے کلام کیا ہو - تو کوئی حرج نہیں -

**غیر احمدی** - کیا بخاری شریف آپ کے نزدیک معتبر ہے

**شمس** - ہاں لیکن وہ احادیث جو قرآن مجید کے خلاف ہیں - مسلم نہیں -

**غیر احمدی** - کیا مسلم شریف معتبر ہے -

**شمس** - ہاں اسی اصول کے ماتحت جو میں نے بخاری کے متعلق ذکر کیا ہے -

**غیر احمدی** - امام مسلم کیا آپ کے نزدیک بزرگ ہیں

**شمس** - ہاں

**غیر احمدی** - عبداللہ ابن مبارک کیا امام بخاری کے استاد ہیں -

**شمس** - لولا الاستاد لقال ...

**غیر احمدی**۔ جس طریق سے انبیاء سابقین کے القاب آئے ہیں کیا وہ آپ مانتے ہیں۔

**شمس**۔ ہاں قرآن کریم میں جو القاب آئے ہیں وہ ہم مانتے ہیں۔

**غیر احمدی**۔ کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم دین کے متعلق تمام مخلوق سے بڑھ کر ہے۔

**شمس**۔ دین کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا علم سب سے بڑھ کر ہے۔

**غیر احمدی**۔ قیامت اور علامات قیامت کیا دین سے ہیں۔

**شمس**۔ ہاں دین سے ہیں۔ لیکن بعض باتیں پیشگوئیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان کی حقیقت اس وقت کھلتی ہے جب وہ پوری ہو جاتی ہیں۔

**غیر احمدی**۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی پیشگوئیوں کو سب سے اچھا سمجھتے ہیں یا نہیں۔

**شمس**۔ ہاں آپ بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن جو پیشگوئیاں آئندہ زمانہ سے متعلق ہوں۔ ان کی حقیقت ان کے ظہور کے وقت نمایاں ہوتی ہے۔ اور پیشگوئی کے تحقق و وقوع کی کیفیت کے لحاظ سے اجتہادی غلطی ہر نبی سے ممکن ہے۔ حتیٰ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی۔ چنانچہ بخاری شریف میں ہے کہ حضور نے اپنی ایک رؤیا سے یہ سمجھا۔ کہ آپ ہجر یا یمامہ کی طرف ہجرت کریں گے۔ لیکن جب آپ نے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کی تو آپ پر اصل حقیقت پیشگوئی کی کھلی۔ کہ اصل میں ہجرت کا مقام یثرب ہے ہجر یا یمامہ نہیں جیسا کہ آپ نے پہلے سمجھا تھا۔

**غیر احمدی**۔ کیا کسی واقعہ کے وقوع سے قبل کسی نبی کو بطور غیب تفصیلی علم دیا جاتا ہے۔

**شمس**۔ ہاں دیا جا سکتا ہے۔

**غیر احمدی**۔ ابن مریم۔ دجال اور یاجوج ماجوج کی پیشگوئیاں کیا واقع ہو چکی ہیں۔

**شمس**۔ ہاں جس رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے ان کا وقوع ہو چکا ہے۔

**غیر احمدی**۔ کیا ان کی حقیقت بھی ہو بہو منکشف ہوئی ہے۔

**شمس**۔ ہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب ازالہ اوہام اور دوسری کتب میں جو کچھ لکھا ہے۔ اسی قدر حقیقت منکشف ہوئی ہے۔ **غیر احمدی**۔ دافع البلاء صد[illegible] پڑھ دیکھئے۔ **شمس**۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاما محمودا۔ **غیر احمدی**۔ کیا یہ مرزا صاحب [illegible] کو خدا [illegible]

# ہوم ممبر حکومت ہند کی خدمت میں
# مولانا اسمٰعیل صاحب غزنوی کی چٹھی

مولانا اسماعیل صاحب غزنوی کی طرف سے ہمیں ذیل کا اعلان برائے اشاعت موصول ہوا ہے۔ چونکہ یہ دوسرے اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ اس لئے ہم بھی شائع کر رہے ہیں۔ لیکن یہ کہدینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ جب یہ ہوم ممبر حکومت ہند کے نام چٹھی لکھی گئی۔ تو اسے جواب موصول ہونے سے قبل ہی اخبارات میں شائع کرنے کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بہتر ہوتا اگر خط وکتابت کے ذریعے اسے طے کیا جاتا اور نتیجہ سے پبلک کو مطلع کر دیا جاتا۔ البتہ اگر جواب نہ ملتا۔ یا تسلی بخش نہ ملتا۔ تو پھر اس معاملہ کو پریس میں لایا جا سکتا تھا (ایڈیٹر)

جناب والا!

آپ نے لاٹھی برسانے کے متعلق ۷۔۳ مارچ کو اسمبلی میں مولانا سید مرتضیٰ صاحب بہادر۔ مولانا شاہ مسعود صاحب خان بہادر وجیہہ الدین صاحب کے جواب میں فرمایا۔ کہ

"اب کی دفعہ مجمع بہت تھا اور ساحل سے جو بھیڑ آئی اس سے ایک بڈھا مسافر گر پڑا اور اندیشہ تھا کہ کہیں کچل کر نہ مر جائے پولیس نے مجمع کو پیچھے ہٹا کر اسے بچایا۔ لیکن اس نے لاٹھی استعمال نہیں کی دوسرے دن انتظام کے مطابق کارروائیاں ہوئیں"۔

چونکہ اخبارات میں لاٹھی برسانے کے خلاف میں نے ہی احتجاج کیا تھا اس لئے میں چند باتیں اس سلسلہ میں عرض کرنی چاہتا ہوں "جہاز خسرو" کی روانگی کے وقت کراچی میں میں موجود تھا۔ اور مجھے ان عازمان حج نے جو بمبئی سے سوار ہوئے تھے ایک تحریری بیان دیا کہ پولیس نے ہمیں ستایا۔ ہم پر ظلم کئے۔ ایسی ہی اطلاع "رضوانی" کے متعلق ملی تھی۔ میں نے اس بیان کو مبالغہ آمیز سمجھا اور میں کراچی سے بعدہ "اکبر" جہاز کی روانگی کا منظر دیکھنے کے لئے بمبئی پہنچ گیا۔ اور اپنی رپورٹ کم از کم الفاظ میں مرتب کی۔ پچاس سے زائد شہادتیں قلمبند کیں۔ اور ۳۔ مارچ کے مظالم بھی دیکھے۔ اس پر جب میں نے ڈپٹی کمشنر پولیس کو سمجھانے کی کوشش کی۔ تو اس نے اعتراف کیا کہ یہ میرے حکم سے ہو رہا ہے۔ اور بالکل ٹھیک ہے۔ قبل اس کے کہ میں آخر میں یہ [illegible] کہ ان [illegible] درخواست کروں اور اگر وہ سابقہ غلطیوں کے ازالہ اور آئندہ احتیاط کا یقین دلا دیں تو اخبارات کا اعلان روک دوں۔ دونوں دفعہ وہ دفتر میں موجود نہ تھے اور کہا گیا کہ میں ان سے بنگلہ پر نہیں مل سکتا۔ اس پر میں نے ایک مفصل خط ان کی خدمت میں بھجوا دیا۔ جس میں تفصیلاً اس واقعہ کا ذکر تھا۔ اس خط کے بھجوانے کے بعد تین روز تک میں بمبئی میں ٹھیرا رہا۔ کہ شاید وہ مجھ کو بلا کر مجھ سے دریافت کریں یا آئندہ کا کوئی وعدہ فرمائیں۔ جب انہوں نے کوئی توجہ نہ فرمائی تو مجبوراً میں چلا آیا۔

۱۔ پولیس خلاف معمول اس سال لاٹھیوں سے مسلح تھی۔

۲۔ یکم مارچ کو لوگ صبح سے اپنے وزنی سامان سمیت ساحل پر موجود تھے۔ حسب اعلان دو بجے بعد دوپہر جہاز پر جانے کی اجازت دینی چاہیئے تھی۔ مگر ساڑھے تین بجے تک اجازت نہیں ملی جب لوگوں نے احتجاج کیا کہ ہم صبح سے بھوکے پیاسے ہیں ہم نے نماز ظہر بھی نہیں پڑھی۔ اس پر پولیس نے جس ترتیب سے لوگ آکر بیٹھے تھے اس ترتیب سے نہیں بلکہ الٹی طرف سے اجازت دی اس سے اضطراب پیدا ہوا۔ اور سابقت کی جدوجہد ہوئی پولیس نے اس وقت بے تحاشا لاٹھیاں برسائیں تین سو سے اوپر حاجیوں کو ضربات آئیں۔ جس میں بوڑھے بیمار کمزور کسی کا خیال نہیں کیا گیا۔

۳۔ ۲ مارچ کو بھی بمبئی پولیس کا رویہ قابل اعتراض تھا۔

الف۔ پھل کی چھوٹی سی ٹوکری پولیس نے بلا وجہ رد کردی اور جو حاجی اس کو پکڑنے لگا۔ اس کو گورا سارجنٹ نے دھکے مارے

ب۔ چالیس حاجیوں کے ایک گروہ کے پاس پانچ بوری کوئلہ تھا اور تین سل برف تھی۔ اس کو لیجانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ جو حاجی اس کو لے جانے کا اصرار یا مطالبہ کرتے تھے ان کو دھکے دئے گئے۔ گالیاں دی گئیں اور ان کے منہ پر ہاتھ رکھ کر آواز بند کی گئی۔ آخر اس برف کا اکثر حصہ ضائع ہوا۔ اور ایک سل سمندر میں گر پڑی۔

۴۔ شیخ عبد المجید صاحب سندھی ایم۔ ایل۔ سی (بمبئی) کو میں نے ایک حاجی کا اس سے بھی زیادہ الم انگیز تحریری بیان دیا ہے۔ جس کو میں نے اب تک شائع نہیں کیا۔

آپ نے حکومت بمبئی سے دریافت کیا اور اس نے پولیس سے پوچھا پولیس نے انکار کر دیا۔ اسی بناء پر آپ نے اسمبلی میں مذکورہ بالا بیان دیدیا۔ یہ واقعہ ۶۹۶ حجاج کے ساتھ اور سینکڑوں تماشائیوں کی موجودگی میں ہوا۔ میں نے بہت سے لوگوں کو بعض سب لوگوں کی پیٹھ پر لاٹھیوں کے نشانات [illegible] سے نہیں کیا کہ حکومت کے خلاف بلا وجہ نفرت کے جذبات بڑھیں۔ مگر جب مقامی اصلاح سے ناامید ہو گیا تو مجبوراً اخبارات میں بھجوانا پڑا۔

جناب والا کیا صرف واقعہ کا انکار ہی اس صدمہ اور تلخی کو دور کر دیگا جو حجاج اور ان کے رخصت کرنے والوں کے دلوں میں موجزن ہے اس کا علاج تو صرف یہ تھا کہ مرکزی حکومت اس میں مداخلت کرتی جن افسروں سے یہ غلطی ہوئی ان کو سرزنش کرتی اور آئندہ ایسے غیر ذمہ دار افسروں کو حجاج کے شعبہ سے علیحدہ کر دیتی۔ نیز آپکی طرف سے اسمبلی میں بیان دیا جاتا کہ "حکومت کو اس ناخوشگوار واقعہ کا سخت صدمہ ہوا اور ہز ایکسی لنسی بھی اس سے متاثر ہوئے۔ حکومت اس کے ذمہ وار افسروں کو سرزنش کر رہی ہے۔ اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ آئندہ ایسا واقعہ کبھی نہ ہوگا"

پولیس کی ناجائز سختیوں کا انکار کرکے اسکی ناجائز امداد کرنا اس سے زیادہ غیر محتاط بنانا ہے۔ اگر اب بھی اس واقعہ کے متعلق شک ہے تو میں ادب سے درخواست کرونگا کہ آنریبل سر عبدالرحیم بالقابہ (بنگال) نواب سر ذوالفقار علی خاں صاحب بالقابہ ونامزد ممبر شرمیان بھائی پرمانند جی ممبران اسمبلی کی ایک تحقیقاتی کمیٹی مقرر کر دیں اور غیر جانبدار تحقیقات کرائیں۔ میں بھی شہادتیں بہم پہنچانے میں تعاون کرونگا۔ پھر آپ کو بھی معلوم ہو جائیگا کہ واقعات اس سے بھی زیادہ تاریک ہیں اور پولیس نے آپکو بھی ......

نیازمند۔ اسماعیل الغزنوی (کان اللّٰہ لہٗ) امرتسر

## باجلاس جناب نائب تحصیلدار صاحب جھنگ

بیادلہ ولد رجب ذات ہراج سکنہ اصحابہ تحصیل جھنگ فریق اول

### بنام

سماعیل ولد میلا وغیرہ ذات ناہرا سکنائے اصحابہ تحصیل جھنگ

درخواست تقسیم اراضی مندرجہ کھاتہ ۱۴۶ واقعہ اصحابہ تحصیل جھنگ

سید شاہ مدعا علیہ باوجود خود زبانی اطلاع کے بھی آج حاضر نہیں آیا۔ اس لئے اس کے برخلاف کارروائی یکطرفہ ہووے۔ تاہم بقیہ جملہ مدعا علیہم

| | |
|---|---|
| سید شاہ۔ دہر امان شاہ پسران گل حسین شاہ ذات سید سکنہ اصحابہ | فتح شاہ ولد قادر بخش ذات سید سکنہ اصحابہ |
| سندر لعل وکرشن لعل پسران مہتہ بہادر چند ذات مہتہ سکنہ چنیوٹ | بذریعہ اشتہار واخبار بتاریخ ۲۴ ۴/۳۳ بوقت دس بجے عدالت ہذا میں حاضر ہوکے جوابدہی |

ہوں۔ اگر تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہونگے۔ تو ان کے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جائے گی۔

(دستخط ومہر عدالت)

## باجلاس جناب نائب تحصیلدار صاحب جھنگ شیخ عبدالغنی صاحب اسسٹنٹ کلکٹر درجہ دوم تحصیل جھنگ

کالا رام ولد لچھمن داس ذات پسریچہ سکنہ چونترہ تحصیل وضلع جھنگ فریق اول

### بنام

| نمبر شمار | نام | ولدیت | قومیت | سکونت |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | ولی | محمود | کھوکھر | وہنی تحصیل جھنگ |
| ۲ | جس | سوایا | پسریچہ | چونترہ |
| ۳ | تارا | ہرمان | " | " |
| ۴ | ٹھاکر | نانک | " | " |
| ۵ | رام کشن | " | " | " |
| ۶ | سنتا | بوکھر | " | " |
| ۷ | وساکھی | " | " | " |
| ۸ | رامان | " | " | " |
| ۹ | گوبندرام | دیوی دتہ | " | " |
| ۱۰ | شورام | " | " | " |
| ۱۱ | ہربھگوان | " | " | " |

فریق دوئم

درخواست تقسیم اراضی کھاتہ ۵۷ دکھتونی ۲۲۳ لغایت ۲۲۵ مشمولہ مثل جمعبندی ۲۹-۱۹۲۸ء داخلی موضع وہنی تحصیل جھنگ رقبہ ...

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

مقدمہ بالا میں مدعی نے درخواست تقسیم اراضی مندرجہ کھاتہ بالا کے دی ہوئی ہے۔ مگر مدعا علیہم پر تعمیل نوٹس نہیں ہوئی اس لئے اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ مدعا علیہم بتاریخ ۲۴ ۴/۳۳ بوقت ۱۰ بجے دن کے واسطے جواب دہی کے حاضر ہوویں۔ اگر وہ تاریخ مقررہ پر حاضر نہ ہونگے تو ان کے خلاف کارروائی یکطرفہ کی جاویگی۔ ۱۵ ۳/۳۳

(دستخط ومہر عدالت)

## ملازمت

مل سکتی ہے۔ تعلیم مڈل تک ہو۔ انٹرنس پاس ہوں۔ یا فیل۔ ایف۔ اے ہوں خواہ بی اے کوئی خاص شرط نہیں لیکن خواندہ ضرور ہوں۔

قواعد ۱ کا ٹکٹ بھیج کر منگوالیں۔

**پنجاب انجینئرنگ انسٹی ٹیوٹ جالندھر شہر**

## اشتہار

### بعدالت جناب چوہدری صادق علی صاحب سب جج صاحب بہادر درجہ چہارم مری ضلع راولپنڈی

علی محمد وقمر دین پسران نور بخش اقوام ستی پیشہ زمیندار ساکن دگہل تحصیل مری مدعیان

### بنام

شاہ میر ولد نادر علی مشتری۔ بہادر شیر ولد ہنس وغیرہ اقوام ستی پیشہ زمینداری ساکن دگہل تحصیل مری ضلع راولپنڈی مدعا علیہم

دعویٰ دخلیابی بذریعہ حق شفع اراضی ... کنال ۹ مرلہ ۱/۴ حصہ ... کنال نمبر خسرہ ۲/۱۳۱ واقعہ رقبہ دگہل تحصیل مری ضلع راولپنڈی

مقدمہ مندرج عنوان میں فریق دوئم حاضری عدالت سے گریز کر رہا ہے۔ اس لئے اخبار میں مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر فریق دوئم بتقرر ۵/۳۳ ۱۰ حاضر عدالت آکر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۳ اپریل ۱۹۳۳ء بدستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

(دستخط ومہر عدالت)

## ضروری اطلاع

جن احباب کو چاقو۔ چھری۔ چھڑیاں ہر قسم کے متعلق کوئی ضرورت ہو۔ وہ ہاگور اکٹلری ورکس وزیر آباد کو آرڈر دیں۔ مال حسب منشا بکفایت بہ نرخ رعایتی سپلائی ہوگا۔ مجلس مشاورت پر فرم کا آدمی نمونے لے کر حاضر ہوگا۔

## اندرون شہر میں ایک باموقعہ مکان کی فروخت

ایک مکان پختہ چار مرلے کے رقبہ میں بنا ہوا ہے جس پر بالائی منزل بھی ہے۔ شہری طرز کا تعمیر شدہ ہر ایک قسم کی ضرورت مہیا ہے۔ مسجد اقصیٰ مسجد مبارک دونوں بالکل قریب ہیں۔ کوچہ مغلاں میں واقعہ ہے۔ جو صاحب لینا چاہتے ہوں۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کرلیں۔ تفصیلی حالات بذریعہ خط وکتابت دریافت کریں۔

**چوہدری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان**

# ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

**پارلیمنٹری کمیٹی** کے ممبران کے ناموں کا ۷ اپریل کو لندن میں سرکاری طور پر اعلان ہو گیا ہے۔ ہاؤس آف کامنز کے سولہ ممبر اس میں لئے گئے ہیں۔ اور سولہ ہی ہاؤس آف لارڈز سے لئے جائینگے۔ جن کے نام ابھی شائع نہیں ہوئے اس کمیٹی کا ایک اجلاس ۱۲ یا ۱۳ اپریل کو ہوگا۔ جس میں کمیٹی کا صدر منتخب کیا جائیگا۔ اور ہندوستانی نمائندوں کو دعوت دینے کے سوال پر غور ہوگا۔ توقع ہے کہ ہندوستان سے تیس نمائندے مدعو کئے جائینگے۔ اور انہیں اسی اصول کے ماتحت مدعو کیا جائیگا۔ جو گول میز کانفرنس کی نمائندگی کے وقت پیش نظر تھے۔ کانگرس کو مدعو نہیں کیا جائیگا۔

**بقر عید** کے موقعہ پر کلکتہ کے ایک محلہ میں جب مسلمان مذبح کی طرف گائیوں کو لے جا رہے تھے۔ تو اہل ہنود نے ان پر حملہ کر کے ۱۳ کو زخمی کر دیا۔ اور گائیں چھین لیں۔ بروقت پولیس کے قابو پالئے جانے کی وجہ سے فساد رک گیا۔ اس علاقہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی۔ اور پہرہ کے لئے ملٹری مقرر کر دی گئی۔ اس وقت تک صرف چھ گرفتاریاں عمل میں آئی ہیں۔

**انبالہ** سے بھی بقر عید کے موقعہ پر معمولی سے ہندو مسلم فساد کی خبر آئی ہے۔

**منصور سٹیم پریس** لاہور سے جس میں اخبار زمیندار چھپتا ہے۔ ایک ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی گئی ہے۔

**نظام گورنمنٹ** کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ حیدر آباد میں پلیگ بہت زوروں پر ہے۔ چنانچہ ماہ فروری میں ۱۱۴۶ اشخاص بیمار اور ۹۳۲ ہلاک ہو گئے۔ کئی دیہات خالی کرا لئے گئے ہیں اور ہیلتھ کیمپ کھولے جا رہے ہیں۔ حیدر آباد میں یہ مرض کئی سال سے جاری ہے اور ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔

**ٹوکیو** سے ۸ اپریل کی ایک دلچسپ خبر موصول ہوئی ہے کہا جاتا ہے۔ کہ چیچی بو پہاڑ پر لوگوں نے دو سورج چمکتے ہوئے دیکھے۔ بڑے بڑے سائنسدان اس پر حیرت زدہ ہیں اس کے متعلق مقبول ترین نظریہ یہ پیش کیا جاتا ہے۔ کہ شدت برودت کی وجہ سے بادل فضائے آسمانی میں منجمد ہو کر آئینہ کا کام دینے لگے ہیں۔

**آسٹن** (امریکہ) سے ۷ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ ٹیکساس ریلوے کمیشن نے حکم دیا ہے۔ کہ پانچ روز کے اندر اندر ٹیکساس میں تیل کے دس ہزار کنوئیں بند کر دئے جائیں۔

**ٹین سٹن** سے ۸ اپریل کی خبر مظہر ہے کہ جاپانی افواج نے دیوار چین کے جنوب میں چنگ وانگ کو گھیر لیا ہے۔ اور چاروں طرف سے بڑھ رہی ہیں۔ ہزارہا چینی اپنے مکانات اور دیہات خالی کر کے بھاگ رہے ہیں۔ جنوب کو جانے والی تمام سڑکیں اور ریل گاڑیاں بھاگنے والے چینیوں سے پٹی پڑی ہیں

**برلن** سے ۵ اپریل کی خبر ہے۔ کہ سابق قیصر کی بیوی یہاں آئی ہے اور پولیٹیکل لیڈروں سے ملاقاتیں کرنے میں مصروف ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ یہاں از سر نو قیصری حکومت کے قیام کی کوشش کرے گی۔ قیصر بدستور ڈورن میں مقیم ہے اور روز جنگل میں جا کر لکڑیاں کاٹتا ہے۔

**ریاست کشمیر** کا ایک تازہ کمیونک مظہر ہے کہ ۷ اپریل کو سری نگر میں میرواعظ محمد یوسف اور میرواعظ ہمدانی کی پارٹیوں میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں چند آدمی زخمی ہوئے۔ پولیس نے حالات پر جلد قابو پالیا۔ اور امن قائم کر دیا۔

**لاہور پولیس** کو ایک قلی نے ایک بکس حوالہ کیا۔ جو خطرناک قسم کے چاقوؤں اور چھروں سے بھرا ہوا تھا۔ قلی کا بیان ہے کہ ایک مسافر نے مجھے یہ دیا۔ مگر پھر خود کہیں غائب ہو گیا ہے۔

**کونسل آف سٹیٹ** میں ۷ اپریل کو اوٹاوہ کانفرنس کا انڈین ٹریڈ معاہدہ پاس کر دیا گیا۔

**واشنگٹن** سے ۷ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ مسٹر روزویلٹ دنیا کی اقتصادی بدحالی کو دور کرنے کے لئے یہاں تمام یورپ کے نمائندوں کا اجتماع کرنے والے ہیں۔ چنانچہ ان کی دعوت پر برطانیہ کے صدر اعظم امریکہ روانہ ہو چکے ہیں

**واشنگٹن** سے ۸ اپریل کی ایک خبر ہے۔ کہ صدر جمہوریہ عنقریب ایک اعلان شائع کرنے والے ہیں۔ جس کے رو سے سونے کی برآمد پر سے پابندیاں ہٹ جائینگی۔

**مقدمہ سازش میرٹھ** کے اسیروں کی اپیل کے لئے لندن میں ۶ اپریل تک پانصد پونڈ چندہ جمع ہو چکا ہے۔

**لنکا شائر** کے کارخانہ داروں نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک ہفتہ کے لئے تمام کارخانے بند رکھے جائیں۔

**جام نگر** میں ایجنٹ گورنر جنرل نے متعدد ارکان ریاست اور اہل شہر کے سامنے اس امر کا اعلان کر دیا ہے کہ جام صاحب آنجہانی کی خواہش کے مطابق راجکمار دگ وجے سنگھ کو ان کا جانشین مقرر کیا جاتا ہے۔

**پریم کمار** نفر دمنہ انقلاب پسند کو جو کچھ عرصہ ہوا۔ میو ہسپتال سے فرار ہو گیا تھا۔ اور بعد میں گرفتار کر لیا گیا۔ ۶ اپریل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے دو سال قید کی سزا دی۔ ملزم نے اقبال جرم کر لیا تھا۔ اسے بی کلاس دی گئی ہے۔

**پنجاب یونیورسٹی تحقیقاتی کمیٹی** نے چھ ماہ کام کرنے کے بعد اپنی رپورٹ وزیر تعلیم کی خدمت میں ارسال کر دی ہے اس کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ اگرچہ یہ متفقہ ہے۔ لیکن عبداللہ یوسف صاحب کا ایک اختلافی نوٹ بھی شامل ہے۔ اس وقت سینٹ کے ارکان کی تعداد ۸۵ ہے۔ لیکن کمیٹی نے سفارش کی ہے کہ اسے بڑھا کر ۱۵۰ کر دیا جائے۔ جن میں سے ۲۵ کو گریجوایٹ منتخب کریں۔ ۱۵ اپنے عہدوں کے لحاظ سے ہوں۔ اور چالیس کو چانسلر نامزد کرے۔ جن میں چالیس مسلمان ہونگے۔ آٹھ سال تک انتخاب جداگانہ رہیگا اس کے بعد مخلوط طریق سے۔ کمیٹی نے سکولوں کے طریق تعلیم پر سخت گرفت کی ہے۔ اور سفارش کی ہے کہ میٹریکولیشن امتحان نویں جماعت میں ختم کر دیا جائے۔ اس کے بعد صنعتی سکولوں میں دستکاری کی تعلیم دی جائے۔ کمیٹی نے سفارش کی ہے۔ کہ دیسی زبانوں میں سے کسی ایک کو ایم۔ اے کے امتحان تک لینے کی اجازت ہونی چاہئیے۔ عورتوں کے لئے ایک علیحدہ ٹریننگ کالج قائم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

**ظفر علی** اور اس کے بعض رفقاء نے اس مقدمہ میں جو حفظ امن کے لئے ضمانتیں طلب کرنے کے سلسلہ میں ان کے خلاف مقدمہ چل رہا تھا۔ پہلے تو حاضری کی ضمانت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اب لال چین اور احمد یار خاں ضمانت داخل کر کے جیل سے باہر آ گئے ہیں۔

**اسمبلی** کے مسلم ارکان کے ایک وفد نے ۷ اپریل کو سر محمد یعقوب کی قیادت میں وائسرائے ہند سے ملاقات کی اور ریلوے ملازمتوں میں مسلمانوں کی افسوسناک حق تلفی کی طرف متوجہ کیا۔ وفد نے بتایا۔ کہ اعلیٰ ملازمتوں میں ان کی نیابت ۳ فیصدی۔ درمیانی ملازمتوں میں ۵ فیصدی اور ادنیٰ ملازمتوں میں ۱۳ فیصدی ہے۔ وائسرائے نے اس معاملہ پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔

**گاندھی جی** کی گورنمنٹ آف انڈیا کے نام ایک چٹھی کے اقتباسات بمبئی کرانیکل نے شائع کئے ہیں۔ جس میں لکھا ہے کہ وائٹ پیپر پر غور تبھی ممکن ہے کہ گورنمنٹ تبدیلی دل کا ثبوت دے تا پچھلے دو سال کے زخم مندمل ہو سکیں۔ آپ نے لکھا ہے کہ دوسرے کانگرسی لیڈروں کے ساتھ آزادانہ طور پر تبادلہ خیالات کرنے کے بغیر میں کانگرس کی پالیسی کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا۔

**لندن** سے ۷ اپریل کی خبر ہے کہ ماسکو کا برطانوی سفیر اب واپس نہیں آئیگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں حکومتوں کے تعلقات منقطع ہو گئے [illegible] برطانوی ملازموں کی گرفتاری ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی